www.KitaboSunnat.com

تلاشِ حق

مختلف خانقاہوں سے تعلق رکھنے
والے افراد کا مجموعہ مضامین

الکتاب انٹرنیشنل
مرادی روڈ بٹلہ ہاؤس نئی دھلی ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

تلاشِ حق

مختلف خانقاہوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا

مجموعۂ مضامین

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تصوف ———— 3
ہجویری دربار سے الٰہی دربار تک ———— 7
داتا دربار کی تلاش میں ———— 28
نولکھ ہزاری دربار کے مجاور کی کہانی ———— 38
حیدر شاہ ملنگ ———— 51

طبع اوّل: جنوری ۱۹۹۲ء
طبع ثانی: دسمبر ۲۰۱۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصوف

ایک دن دیال سنگھ کالج کے پروفیسر مترا نے فارسی پڑھاتے ہوئے برسبیل تذکرہ کہا کہ ہجرت کے کئی سو سال بعد مسلمانوں نے تصوف کو غیر مسلموں سے لیا۔ اس کی یہ بات میرے اوپر بجلی بن کر گری۔ تصوف میرا اوڑھنا بچھونا ہو چکا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی چیز کو حاصل کرنا۔ علم کہلانے کا مستحق تو ہے۔ لیکن مذہب کا جز کہلانے کا مستحق نہیں اس لئے مذہبی دیوانے کی طرح پروفیسر مترا کو ڈانٹ دیا کہ آپ ابھی اسلام سے واقف نہیں۔ پروفیسر نے میری طرف تعجب سے دیکھا مسلمان طالب علموں نے میری جرأت کی داد دی۔ پروفیسر شرمندہ ہو کر کلاس میں بیٹھا رہا۔ تمام مسلمان طالب علموں کا میرے ساتھ اتفاق تھا کہ تصوف مذہب اسلام کا ضروری جزو ہے۔ دوسرے روز پروفیسر بہت سی کتابیں لے کر آیا۔ حوالے پر حوالہ دینا شروع کیا کہ قرونِ اولیٰ میں تصوف کا کوئی نام نہ جانتا تھا۔ خانقاہ اور تکیہ کا نام غیر اسلامی، تصوف کا لفظ قرآن بھر میں نہیں۔ رسول عربی سے نہ دم کشی ثابت نہ قلب پر ضربات لگانے کی سنت کا کہیں ذکر، یہ علم صاف طور پر غیر اسلامی ہے۔ اور اسلام میں چوتھی صدی ہجری کی پیداوار ہے جبکہ مسلمان یونانی اور ہندوستانی فلسفہ مذاہب سے دوچار ہوئے۔ تو انہوں نے تصوف کا پیوند اسلام میں لگا دیا۔

پروفیسر نے کہا کہ جاؤ تصوف اور شریعت کے کسی عالم کے پاس پہنچ کر پہلی تین صدیوں میں مسلمانوں میں تصوف کی موجودگی کا کوئی مستند حوالہ لاؤ۔ میں قائل ہو جاؤں گا علم میں ضد جہالت ہے۔ علم علم کے معیار پر پورا اُترے تو صحیح ہے۔ جہلا کا اعتقاد واقعات کے بدلنے کے لئے سند نہیں۔

میں نے کہا پروفیسر صاحب اگر مسلمان علما اور صوفیا کے پاس یہ سند نہ ہوتی تو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خانقاہیں اور تکیے نہ ہوتے۔ ذکر شغل جاری نہ رکھتے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی چیز کو داخل عبادت و دین سمجھنا بدعت ہے۔

پروفیسر: اور یہ بھی کہو کہ بدعت گمراہی ہے۔

میں: ہاں بدعت گمراہی ہے کیونکہ دین رسول اللہ ﷺ پر کامل ہو چکا تھا۔

پروفیسر: تو تم استدلال کرتے ہو کہ تصوف کی داغ بیل ضرور رسول عربی نے ڈالی یا کم از کم اس کی اجازت دی۔

میں نے کہا ہاں، اس نے پھر کہا کہ عقل کو اُلجھنوں میں کیوں ڈالتے ہو قرآن اور حدیث سے کوئی سند لے کر آؤ معاملہ ختم ہو جائے گا۔

لاہور کے علماء سے میری واقفیت نہ تھی۔ اس لیے امرتسر اپنے ایک اُستاد کے پاس گیا۔ وہ قرآن کے مکمل ہونے پر ہمیشہ زور دیتے تھے۔ بعد میں یہ بزرگ اہل قرآن مشہور ہوئے۔ انہوں نے نہایت رازداری سے پاکیزہ زبان میں مجھ سے کہا کہ جو تصوف کو قرآن میں ڈھونڈھتا ہے وہ خدا اور رسول ﷺ پر بہتان باندھتا ہے اور خالص نطفہ ناتحقیق ہے۔

جب مولوی صاحب نے اپنی لمبی تحقیق کو ایسے جامع الفاظ میں یوں مختصر بیان فرما دیا تو میں شرمندہ سا ہو کر چلا آیا۔ ایک اور اہل حدیث بزرگ کے پاس گیا ان کا علم اور زہد اب بھی زبان زد خلائق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیعت کی سند ہے۔ تصوف کی باتیں غیر مستند ہیں۔ انہوں نے کہا سیدھے اسلام پر جمے رہو تصوف پر عمل کر کے ٹھوکر کھاؤ گے۔ کتاب اور سنت پر اعتقاد رکھو یہی کامل ہدایت ہے۔ اس بات میں تمہارا پروفیسر برحق ہے۔ نماز مسلمان کی معراج ہے۔ پچھلی امتوں کی لمبی عبادتوں کا نماز ہی عطر ہے، نمازوں کو لمبی کر دو۔ برسوں کے ذکر شغل کا منٹوں میں مزا آ جائے گا۔

ان کی زبان اور بیان میں بڑی نرمی تھی لیکن میرے لئے کوئی بات باعث تسلی نہ ہوئی۔ کیونکہ میں کئی سال اسی دھن میں لگا رہا تھا، دفعتاً اپنے اعتقادات کو بدلنا آسان نہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں سے اُٹھا اور بھاگ لپک کر اپنے پیر بھائی کے پاس پہنچا۔ وہ شریعت اور طریقت کے شاہسوار مانے جاتے تھے۔ اور فی الحقیقت بے شرشخص تھے۔ اپنی مشکل بیان کی انہوں نے فرمایا نقلی سند تو تسلی بخش نہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے خاص خاص کو راز دار بنایا۔ اس طرح یہ طریقہ ہم تک پہنچا۔

یہ بات ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہوئی۔ پروفیسر کو آ کر آخری بات کہی اس نے حقارت سے میری طرف دیکھا اور کہا کہ مجھ کو جھٹلانے کی کوشش میں اپنے پیغمبر پر بھی بہتان باندھنے لگے۔ پیغمبر کو خدا کا حکم ہو کہ میرے احکام کھول کھول کر بیان کر اور وہ سینہ بہ سینہ بیان کرے۔

میری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آ گیا، میں نے گردن جھکا لی، میرے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔

(بحوالہ میرا افسانہ، از چودھری افضل حق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہجویری دربار سے الٰہی دربار تک

ایک آپ بیتی

طارق محمود

ایک سچا اور زندہ جاوید کردار

میں نے میٹرک اپنے گاؤں کے سینی بار ہائی اسکول سے سائنس کے ساتھ فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ تصوف کے رنگ میں تو بچپن ہی سے رنگا ہوا تھا کیونکہ ہمارا گھرانہ زبردست قسم کا پیر پرست ہے۔ چنانچہ دیدار الٰہی کے لئے اور صاحب ڈیوٹی (ولی) بننے کے اشتیاق میں اکثر کوشاں رہتا۔ یہاں تک کہ ساری ساری رات مسجد میں گزارتا، یا پھر تنہائی میں ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر بگلے کی طرح بھگتی کرتا۔ کبھی الٹا لٹک کر اپنی گمنام منزل کے حصول کی سعی لا حاصل کرتا۔ مگر فاصلہ تھا کہ بڑھتا ہی چلا جاتا تھا۔ شوق وصال میں کبھی کسی درگاہ اور کبھی کسی دربار پر حاضری دیتا۔ اپنے حلقہ یاراں کی طرح جب عشق کا مروڑ پیٹ میں زیادہ اٹھتا تو کبھی وجد آ جاتا، کبھی حال چھڑ جاتا اور کبھی خالی دھمال پر ہی گزارہ کرنا پڑتا۔

اسی طرح ماہ وسال گزرتے رہے اور درد کی گرہ دل میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی۔ کبھی کبھی ترجمے والا قرآن مجید پڑھتا تو ذہن کسی اور ہی حقیقت کی طرف جاتا۔ کیونکہ وہاں ہمارے جیسی دھینگا مشتی کا تصور تک نہ تھا۔ جب میں اپنے والد صاحب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دریافت کرتا تو وہ کہتے کہ بیٹا قرآن ہماری سمجھ میں آنے والی چیز نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ہر کسی کے بس کا روگ نہیں، میں بھی ذہن کو اِدھر اُدھر گھما کے دل کو تسلی دیتا کہ بزرگ ٹھیک ہی کہتے ہوں گے۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا اور دیکھتا تھا کہ والد صاحب اہل معرفت کے حلقے میں منجھے ہوئے تھے اور اپنا الگ ایک مقام رکھتے تھے (اور رکھتے ہیں) گیارہویں شریف کا ختم شریف بڑی پابندی اور بڑے اہتمام سے دلوایا جاتا تھا (اور دلوایا جاتا ہے) جس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا تھا۔ یہ تو خبر سن ہی رکھی تھی کہ عشق اور معرفت کی دنیا میں بڑی کٹھنائیاں ہیں۔ اور اس میدان میں اترنا جان جوکھوں کا ہی کام ہے۔ بہرحال میں نے اس پرخار اور پرخوار راستے پر چلنے کا چیلنج قبول کرلیا۔ اس وادی مغضوب کی طرف چلنے سے پہلے کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دینا تو لازمی شرط ہے اس لئے جہاں بڑوں نے ہاتھ دیے وہاں ہم نے سر دینا بھی قبول کیا ہوا تھا۔

ہاتھوں میں ہاتھ دینے والے یہ خوب جانتے ہیں کہ جس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے پھر وہی اوّل و آخر، ظاہر و باطن، حاضر و ناظر جہاں دو ہوں تیسرا وہ ہوتا ہے اور جہاں چار ہوں پانچواں اسے سمجھا جاتا ہے۔

میں بھی اسی تصور کے لبادے میں لپٹا ہوا تھا۔ اس لئے عقیدت کے جوش میں کبھی کبھی اپنے مرشد پاک کی تصویر کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتا (جو گھر میں ہمہ وقت موجود ہوتی تھی) اور اپنی آبدیدہ آنکھوں کو اپنے پیر و مرشد، آقا و مولا، حاجت روا اور مشکل کشا کے سامنے سجدہ ریز ہوکر ٹھنڈک پہنچاتا تھا۔ یہی سبق سکھایا جاتا تھا کہ سیاہ و سفید کے مالک بھی وہی بارش برسانے والے بھی وہی، رزاق بھی وہی، مالک کل بھی وہی یاد رہے (آج کل ان کی ایک ٹانگ ٹوٹ چکی ہے اور وہ لنگڑا کر چلتے ہیں اس بزرگ کو بعد میں بوجوہ چھوڑ دیا گیا تھا) اور یہی سبق ہم نے ازبر کر رکھا تھا۔ ہاں تو بات ذرا دوسری طرف نکل گئی تو میں کہہ رہا تھا کہ میں نے یہ چیلنج قبول کرلیا۔ راتوں کو جاگنا میرا معمول بن گیا تھا۔ ایک تڑپ تھی ایک جذبہ تھا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جذبے سے سرشار میں چھوٹی بڑی درگاہوں پر ٹکریں مارتا رہتا تھا۔ مگر اپنے اللہ سے بغل گیر نہ ہوسکا۔ دن گزرتے گئے اس وقت مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ شیطان انسان کے خون میں گردش کرتا رہتا ہے) کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا آخر ایک دن اس فانی دنیا کو جھوٹی لذات وعیش وعشرت کی زندگی کو میں نے خیر باد کہہ دیا اور حضرت داتا گنج بخش صاحب کے دربار پر جانے کا پروگرام بنایا اور دل میں یہ فیصلہ کیا کہ جب تک داتا صاحب ولایت کی مہر نہیں لگادیتے واپس نہیں آؤں گا۔

داتا دربار کی طرف روانگی کیسے ہوئی

قرآن نے جس کو کھلا دشمن کہا ہے میں اس کے پنجوں میں اچھی طرح جکڑ گیا تھا۔ اور سچی بات ہے کہ اندر ہی اندر مجھے بشارتیں بھی ہونے لگیں تھیں جو کہ شیطان کے وسوسے تھے کہ جلدی جاؤ تمہارا فیض وہیں کھلے گا وغیرہ وغیرہ۔ لوگوں کے دل میں بھی میری عزت تھی، شب بیداری کے سبب لوگ مجھے کچھ کچھ ولایت کے عہدے پر فائز سمجھنے لگے۔ شاہ کوٹ میں ہماری آڑھت کی دکان بھی تھی والد صاحب دکان پر تھے میں نے والدہ سے اجازت لی۔ سناروں کے گھر میں ناز ونعم سے پلنے والے نے جب شاہانہ لباس اتار پھینکا اور فقیروں والا پھٹا پرانا لباس پہنا تو لوگ حیران تھے (لباس وخوراک کی نفاست پسندی کی وجہ سے والد صاحب کے دوست مجھے شہزادہ کہہ کر پکارتے تھے) میں سیدھا شاہ کوٹ والد صاحب کے پاس پہنچا اور اجازت مانگی والد صاحب مجھے اس حالت میں دیکھ کر ششدر رہ گئے اور رو کر کہنے لگے بیٹا اس طرح جا رہے ہو۔ میں نے کہا ہاں فقیر بادشاہوں کے ہاں اسی طرح ہی جایا کرتے ہیں۔ والد صاحب نے اونچی اونچی رونا شروع کر دیا۔ مجھ سے بھی نہ رہا گیا پاس بیٹھے لوگ بھی زار وقطار رونے لگے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ بھائی غلام محمد تو خوش قسمت ہے تجھے اللہ نے ایسا بیٹا عطا کیا ہے۔

آخر رونے دھونے کے بعد والد صاحب نے کہا بیٹا ہم ولیوں کے ماننے والے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور داتا صاحب کے آرڈر پر تم جا رہے ہو میں تم کو اس نیک مقصد سے منع تو نہیں کرتا (میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بشارتیں شروع ہوگئی تھیں جو میں اپنے بزرگوں کو بتا چکا تھا) ویسے تم جانتے ہو کہ میں تمہارے بغیر ایک دن بھی نہیں گزار سکتا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے لیکن یہ فقیر تو اب جا ہی رہا ہے۔ شاہ کوٹ میں نولکھ ہزاری کا مشہور دربار ہے میں سیدھا دربار پر گیا وہاں حاضری وغیرہ دی اور اپنی منزل کی جانب یعنی داتا دربار کی طرف چل دیا۔ اپنی ہوش میں لاہور کی طرف میرا یہ پہلا سفر تھا۔

یہ بات مشہور ہے کہ جب تک پیر مکی شاہ صاحب کے دربار پر حاضری نہ دی جائے داتا صاحب اپنے ہاں کسی قسم کی حاضری قبول نہیں کرتے۔

دربار پر حاضری

حسب رسم میں نے بھی ایسا ہی کیا یہاں سے فارغ ہو کر میں داتا دربار پہنچا اور جاتے ہی قبر مبارک پر سجدہ ریز ہو گیا اور اونچی اونچی رو رہا تھا اتنے میں ایک باوا صاحب آئے مجھے پکڑا اور تسلی دینے لگے۔ میں ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا بس پھر کیا تھا ٹک ٹک دیدم..... قبر مقدس کو دیکھتا رہتا اور روتا رہتا کچھ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کے لئے کیا کیا پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں۔ نفس سے زبردست جہاد کرنا پڑتا ہے سو میں نے بھی ریہرسل شروع کر دی اس جہاد کی جون جولائی کی کڑکتی دھوپ میں ایسا جہاد کرنے والے ہی اس کی حقیقت جان سکتے ہیں دوسروں کو کیا معلوم جس تن لاگے سو ہی جانے۔

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ شیرنی کا دودھ خالص سونے کے برتن کے علاوہ اور کسی برتن میں نہیں ٹھہرتا۔ برتن ٹوٹ جاتا ہے اس لئے جس سینے میں معرفت کا علم داخل کرنا ہو پہلے اسے صاف اور سونے کی طرح خالص کرنا پڑتا ہے۔ اس ہڈیوں کے ڈھانچے کو پہلے گندگی سے پاک صاف کرنا ضروری ہے جس کے لئے کھانے پینے سے پرہیز کرنا لازمی شرط ہے۔ یہاں معرفت الٰہی کو شیرنی کے دودھ سے تشبیہ دی گئی ہے تو میرے سامنے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ہی گاؤں کی ایک زندہ مثال سامنے تھی۔ ہمارے گاؤں کے ایک بزرگ ہیں انہوں نے بارہ برس تک روٹی نہیں کھائی اور سوکھ کر کانٹا بنے ہوئے تھے اور دور حاضر کے اولیاء و صوفیاء کے نزدیک مقام خداوندی تک پہنچ چکے تھے مشہور ہے رانجھا رانجھا کردی میں آپے رانجھا ہوئی یعنی جو بندے اس قدر زیادہ اللہ اللہ کرتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ وہ خود خدا کا روپ ہو جاتے ہیں۔

حضرت کے ذکر کی تپش جو اپنی رینج میں آنے والی ہر شے کو جلا ڈالتی تھی

اسرار خداوندی سے واقف حضرات اس بات کو خوب جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ علی احمد صابر کلیر شریف صلہ جلہ مقام خداوندی پر ئز تھے۔ مشہور و معروف واقعہ جوان سے منسوب ہے وہ مختصراً کچھ یوں ہے کہ انہوں نے چھتیس برس ایک جنگل میں بغیر کھائے پیئے گزار دیئے وہ اس قدر یاد الٰہی میں مشغول رہے کہ کھانے پینے کا ہوش نہ رہا۔ بارہ بارہ میلوں تک چاروں طرف ان کے (ذکر الٰہی) کی تپش محسوس کی جاتی تھی۔ اور اگر کوئی پرندہ ان کے سر کے اوپر سے بھی گزر جاتا تو جل کر نیچے گر جاتا۔ آپ ایک گلر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر وظیفہ کیا کرتے تھے۔ چھتیس برس وہاں رہے اس درخت کی ٹہنیاں اور جڑیں وغیرہ آپ کے سارے جسم کے گرد لپٹ چکی تھیں پھر آپ کو واپس لانے کا قصہ بڑا طویل ہے بہر حال جب واپس آئے تو ان کی شادی کر دی گئی آپ کی بیوی جب آپ کے پاس آئی اور کہا کہ میں آپ کی بیوی ہوں تو حضرت فرمانے لگے کبھی اللہ میاں کی بھی کوئی بیوی ہوتی ہے۔ وہ کہنے لگی جی آپ اس طرح تو مذاق نہ کریں میں واقعی آپ کی بیوی ہوں حضرت صاحب نے جب جلال میں آ کر ان کی طرف دیکھا تو وہ جل کر راکھ کا ڈھیر بن گئی۔ (یہ ہے مقام خداوندی)، (سمجھ دار عورتیں شادی سے پہلے خوب جان لیا کریں کہ موصوف کہیں اس مقام پر تو فائز نہیں ہے بصورت دیگر......)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہبانیت کی انتہا

ہاں تو میں بھی اس جہد مسلسل میں لگا رہا اب خوراک کا یہ عالم تھا کہ دن میں کبھی کبھار چند ایک چنے کے دانے کھاتا اور دو گھونٹ پانی پی لیتا۔ یوں تو وہاں کھانے پینے کی چیزوں کی کمی نہ تھی لوگ میرے قریب انواع واقسام کی مٹھائیاں اور کھانے لا کر رکھ دیتے لیکن میں کبھی آنکھ اٹھا کر بھی ان کی طرف نہیں دیکھتا تھا۔ کیونکہ میری دنیا ہی کچھ اور تھی۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے سترہ یا اٹھارہ دن بعد مجھے رفع حاجت ہوتی تھی۔ اب رونا دھونا اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ میری آنکھوں کا پانی تک خشک ہو گیا مگر میں پھر بھی شکست ماننے والا نہ تھا۔ گرمی اور خشکی کے سبب نیند بالکل ختم ہو چکی تھی۔ میرے علاوہ قبر مبارک کے قرب و جوار میں اور لوگ بھی چلہ کشی میں مصروف رہتے تھے۔ مگر میرا مسئلہ ان سب پر سبقت لے گیا تھا۔ اب وہ سارے لوگ بھی مجھے ایک پہنچا ہوا بزرگ خیال کرنے لگے۔ چھوٹی عمر میں کوئی بڑی بات ہو جائے تو حیرت تو ہوتی ہی ہے میری عمر بھی کچھ زیادہ تو نہ تھی ابھی داڑھی بھی ٹھیک سے نہ اتری تھی کہ معرفت کی بلندیوں کو چھونے لگا تھا۔ مزار پر لوگ حاضری دینے تو آتے ہی تھے کوئی کچھ مراد لے کر آتا اور کوئی کچھ۔

کیونکہ اکثر لوگوں کی مرادیں تقریباً ایک ہی طرح کی ہوتی ہیں اور وہ پوری بھی وہاں ہی ہوتی تھیں۔

حضرت معین الدین چشتی اور ایک عورت کا مشہور واقعہ

(سینہ بسینہ علم سے)

ایسا ہی ایک واقعہ مشہور ہے کہ جب خواجہ معین الدین چشتی داتا صاحب کے دربار پر حاضری دینے کے لئے آئے تو میری طرح دیدار چاہتے تھے جو مشکل دکھائی دیتا تھا کافی دن گزر گئے مگر کوئی بات نہ بنی دیکھتے کیا ہیں ایک بدکردار عورت آئی اور سلام کی رسم سے فارغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو کر کہنے لگی۔" داتا میرا یار ملا دے اگر میرا یار نہ ملا تو داتا تیری قسم میں یہاں سے کبھی نہیں جاؤں گی۔" اب کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا آشنا وہاں آ جاتا ہے اور اس کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر اسے لے جاتا ہے خواجہ معین الدین یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور نمناک آنکھوں سے مزار اقدس کی طرف منہ کر کے کہتے ہیں کہ ایک عورت ابھی آئی اور اپنا مقصد پا کر چلتی بنی میں کئی دنوں سے یہاں دیدار کو ترس گیا ہوں نہ جانے مجھ سے کون سی غلطی ہوئی ہے تو قبر مبارک سے آواز آئی کہ معین الدین اس عورت کا یقین بہت پختہ تھا اس لئے میں نے اسے جلدی فارغ کر دیا۔ تو تو ہمیں بہت اچھا لگتا ہے اس لئے یہاں کچھ دن اور رک جاؤ تو انہوں نے یہ شعر کہا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

لوگ میرے پاس آ کر پوچھتے تھے کہ بھائی کیا معاملہ ہے؟ کوئی لڑکی وغیرہ کا چکر تو نہیں ہے کہیں شادی کروانے کو جی چاہتا ہے یا عشق ومحبت کا کوئی مسئلہ ویسے کوئی فکر نہ کر داتا سب کی سنتا ہے میں کہتا کہ بھائی نہیں ایسی کوئی بات نہیں اگر اس طرح کا کوئی چکر ہوتا تو حل ہو گیا ہوتا۔ میری دنیا کوئی اور ہے تو وہ ہنس کر چل دیتے اب رفتہ رفتہ میں وہاں کے لوگوں میں کافی مشہور ہو گیا بڑے بڑے بزرگ اور عمر رسیدہ حضرات میرے پاس آ کر رو پڑتے کہ جناب ہمارے لئے بھی کوئی دعا کرو۔ میں کہتا یار و اگر میری دعا میں کوئی اثر ہوتا تو میں اپنے لئے نہ کر لیتا مگر وہ کہاں سنتے تھے کہتے تھے کہ میں تو خاصان خاص میں سے ہوں۔ بس ہمارے لئے دعا کر دیں میں تنگ آ کر کہتا کہ مجھے تو خود کسی کی بد دعا لگی ہوئی ہے میں تمہارے لئے کیا کروں تو وہ میری اس بات کو بھی شان بے نیازی سمجھ کر مسکرا دیتے (کسی نے یونہی تو نہیں کہا کہ "مشرک دی مت مری ہندی اے")۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تک داتا قبر سے نکل کر بغل گیر نہ ہو یہاں سے نہیں جاؤں گا

ایک بڑے میاں سے وہاں علیک سلیک ہوگئی باتوں باتوں میں انہوں نے بتایا کہ میں کئی سالوں سے یہاں رہ رہا ہوں (مجھے بھی امر ہوا تھا) میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک کہ داتا صاحب قبر سے نکل کر مجھ سے بغل گیر نہیں ہو جاتے۔ بے ساختہ میری زبان سے نکل جاتا واہ سبحان اللہ داتا، داتا ہی ہے۔ اور پھر فرط جذبات سے میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے۔ میں اکثر حالت استغفراق میں رہتا اور وہ بابا بھی کمر سیدھی کرنے کے لئے لیٹ جاتے۔ ایک دن وہ سو رہے تھے کہ کسی نے ان کی طلائی گھڑی چرالی۔ جب وہ بیدار ہوئے تو کہنے لگے کہ میری گھڑی کسی نے چرالی ہے۔ میں نے کہا آپ کو پتہ نہیں چلا کہنے لگے نہیں بس سوتے ہوئے کام ہوگیا (وہ بھی پہنچے ہوئے ولیوں میں سے تھے) میں نے کہا کوئی بات نہیں داتا اور دے دے گا یہ کہہ کر میں پھر یار کے نام کی مالا جپنے لگا۔ گاؤں کے اکثر لوگ میرے پاس آتے اور مجھے دیکھتے ہی رونا شروع کر دیتے کیونکہ میری حالت بھی قابل رحم ہوگئی تھی۔ میرے والد صاحب کچھ دنوں کے بعد آتے اور مجھے اچھے کپڑے اور روپے پیسے دے کر چلے جاتے جب وہ جاتے تو میں وہ کپڑے اور روپے غریبوں کو دے دیتا یا پھر وہاں رکھے ہوئے گلے میں ڈال دیتا اور خود وہاں بیٹھا روتا رہتا۔ جب والد صاحب دوبارہ آتے تو میں انہیں پہلے سے زیادہ کمزور دکھائی دیتا وہ کہتے بیٹا کچھ کھایا پیا کرو۔ لیکن مجھے کھانے پینے کا ہوش کہاں تھا؟

ایک دن میرا بڑا بھائی میرے پاس آیا وہ مجھ کو دیکھ کر اس قدر رویا کہ ہچکی بندھ گئی کہنے لگا اب گھر چلو میں نے کہا ابھی امر نہیں ہے تم جاؤ اب تو میں اپنے بہن بھائیوں اور والدین سے بھی بے نیاز ہوگیا ہوں۔ ہمارے رشتہ دار آتے جھک جھک کر سلام کرتے مگر مجھے کسی کا ہوش نہ تھا۔ بس ایک ہی لگن تھی کہ پیر کامل بن کر ہی جاؤں گا۔ کیونکہ پیر کامل خدا کا روپ سمجھا جاتا ہے۔ ولیوں کی بڑی شان ہے اور ان کے ہاں ایک لمحہ گزارنا بھی سو سال کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادت سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ شعر بہت مشہور ہے کہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

منزل کی قربت کا اشارہ ہوا مگر ابھی تو وہ بہت دور تھی

اکثر وقت اولیاء کے سائے تلے ہی گزرتا تھا اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی تھی۔ ایک دن ہلکی سی بشارت ہوئی کہ مکی شاہ صاحب کے دربار پر حاضری دو۔ دل میں سوچا کہ نمبر آنے والا ہے اور منزل قریب ہو گئی ہے۔ جانے کے لئے اٹھا تو میری جوتی غائب تھی۔ میں اسی طرح چل دیا سورج نصف النہار پر اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اور سڑکیں آگ اُگل رہی تھیں میں دنیا سے بے زار تپتی ہوئی ننگی سڑکوں پہ ننگے پاؤں چل رہا تھا پاؤں سلگ رہے تھے مگر انجام سے بے خبر چلتا رہا۔ پیر مکی شاہ صاحب کے دربار کی پچھلی جانب ایک چھوٹا سا قبرستان ہے جب میں وہاں پہنچا تو قبرستان میں بیٹھے ہوئے ایک بہت موٹے تازے ملنگ نے اونچی آواز میں مجھے میرا نام لے کر پکارا میں حیران تھا انہوں نے کہا جلد آ جا میں تیرا ہی انتظار کر رہا ہوں (بعد میں پتہ چلا کہ ولایت کی دھاک بٹھانے کے لیے ایسے کاموں کے لیے باقاعدہ خفیہ ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں)۔

کانٹوں پہ چلتی ہوئی آئی تیرے گاؤں میں
دیکھ بلم تیری قسم چھالے پڑے پاؤں میں

میں نے دل میں کہا کہ بزرگ دلوں کا بھید جانتے ہیں جب میں ان کے قریب گیا تو عرض کی کیا حکم ہے بابا حضور میرے لئے؟ انہوں نے کہا ابھی آرڈر نہیں ہے مکی شاہ صاحب نے حکم دیا ہے کہ اسے وہیں روک دو یہ آگے نہ آئے میں بہت رویا سوچا کہ ابھی منزل کچھ دور ہے کیونکہ سنا ہے کہ جب عشق ہائی ڈگری پہ پہنچا ہو تو معشوق قریب نہیں آنے دیتے چاہے کتنے دکھ اٹھائے ہوں۔ تو میں نے بھی یہی خیال کیا کہ اپنا عشق بھی اس وقت سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا ہوا ہے اور مکی شاہ صاحب نے اسے بذریعہ بشارت اطلاع کر دی ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولی کامل بننے کیلئے ابھی جھاڑو اور حضرت کا تھوک کھانے کی منزلیں باقی تھیں

اب میں نے عرض کی کہ حضرت صاحب اب مجھے کیا کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ جھاڑو پکڑو اور قبرستان کی صفائی کرو۔ میں نے دو تین گھنٹے خوب کام کیا اور قبروں کی صفائی وغیرہ کر دی۔ پھر ہاتھ باندھ کر حاضر ہوا۔ آقا اب کیا حکم ہے انہوں نے ایک پیالی میں تھوکنا شروع کر دیا جب پیالی آدھی ہوگئی تو فرمانے لگے لو اسے پی جاؤ اب میں جانتا تھا یا میرا خدا کہ میری کیا حالت ہوئی۔ مگر معرفت میرے جسم میں رچی بسی تھی۔ سوچا کہ یہ میرا امتحان ہے یہ بھی سن رکھا تھا کہ بزرگ چاہیں تو چاولوں کو کیڑے اور گندگی کو مٹھائی میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ شاید یہ بھی کوئی اسی طرح کا ہی کوئی معاملہ ہو۔ لیکن ایسا نہیں ہوا مجھے اسی پر گزارا کرنا پڑا اور جیسے تیسے کر کے نگل گیا۔ (یا اللہ جہنم کی خوراک دنیا میں کھالی آگے معاف کر دینا) زیادہ کام کی وجہ سے میں کچھ تھکاوٹ محسوس کرنے لگا تھا چاہتا تھا کہ تھوڑا سا آرام کرلوں لیکن بابا حضور نے ایک ڈیوٹی میرے ذمے لگائی۔ فرمانے لگے یہ گھڑا پکڑو اور درختوں کو پانی دو دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ طارق میاں کہاں پھنس گئے ہو۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں نے اس خیال کو ذہن سے جھٹک دیا اور لاحول پڑھا اور نئے جذبے کے ساتھ گھڑا پکڑا اور پانی بھرنا شروع کر دیا اور یہ بات تو مجھے معلوم ہی تھی کہ نماز شرع میں اٹھنا بیٹھنا تو ہے لازم، نماز عشق میں دم بھر کہیں قیام نہیں۔ میرے سر پر پانی کا گھڑا، پاؤں ننگے اور جلتی سڑکیں تھیں۔ جس کی وجہ سے میرے پاؤں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ مگر نگاہ عشق و مستی میں ان باتوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ میں گھڑا ہاتھ میں پکڑ کر چل رہا تھا اور اپنے آپ سے باتیں کرتا جا رہا تھا کہ طارق یہ بھی تیری خوش قسمتی ہے کہ تجھے ملکی شاہ صاحب کا ماشکی بننے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اب میں تھا یا پانی والا گھڑا تھا۔ (یہ گھڑا سوہنی کے گھڑے کی طرح کچا نہیں تھا جو ٹوٹ جاتا بڑا مضبوط تھا) میں نے دو تین گھڑے ایک درخت کے گرد بنے ہوئے دائرے میں ڈال دیئے۔ مگر وہ چھوٹا سا دائرہ بھرنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے آٹھ دس گھڑے اور ڈال دیئے یہ چھوٹا سا درخت وہ بھی پی گیا میں بہت حیران ہوا کیونکہ میں اسے بھی ایک بہت بڑی کرامت سمجھ رہا تھا۔ ویسے میرا جسم میرا ساتھ چھوڑ گیا۔ اور میری ٹا بھی لڑکھڑانے لگیں۔ میری یہ حالت دیکھ کر بابا حضور نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ پھر فرمانے لگے اب بس کرو، میں نے گھڑا رکھ دیا۔ اور عرض کی یا حضرت اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ کہنے لگے اب تم ذرا آرام کرلو۔ شام ہوتے کو تھی جوں جوں اندھیرا بڑھتا جاتا مجھے کچھ خوف سا محسوس ہونے لگا۔ مگر پھر میں نے دل کو تسلی دی کہ تیرا تو بال بیکا نہیں ہوسکتا۔ جانتا نہیں تو داتا صاحب کا بندہ ہے۔ یہ بات یادر ہے کہ قبرستان کے گرد چاردیواری ہے جس کے ساتھ گندے پانی کا نالا گزرتا ہے اور وہ سارا پانی جو میں درختوں کو ڈالتا تھا اس نالے میں گرتا جاتا تھا یہ بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی تھی۔ آخر رات گہری ہوتی گئی میں بابا حضور سے پوچھتا کہ اب اجازت ہوئی ہے یا نہیں کیونکہ میں دربار پر سلام کرنا چاہتا تھا تو وہ لمحے بھر کے لئے خاموش ہوجاتے اور جس طرح ٹیلیفون کرتے وقت ہیلو ہیلو کرتے ہیں اسی طرح وہ ہیلو ہیلو کرتے اور مجھے یوں معلوم ہوتا جیسے وہ کسی صاحب سے کال ملا رہے ہوں میں کھڑا انتظار کرتا اور انتظار تو آپ جانتے ہی ہیں کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے بہرحال وہ مجھے کہتے کہ ابھی آرڈر نہیں ہوا میں تھوڑی دیر بعد پھر سوال کرتا۔ وہ پھر اسی طرح ٹیلی فون کرتے اور میں شدت کے ساتھ اپنی باری کا انتظار کرنے لگتا۔ مگر (پھر میری آس بندھا کر مجھے مایوس نہ کر عشق کو عشق سمجھ مشغلہ دل نہ بنا) والی بات ہوجاتی۔ اور وہ کہتے کہ ابھی آرڈر نہیں ہوا۔ میں اندر ہی اندر تلملا کر رہ جاتا، اور اپنے آپ کو کوسنے لگتا۔ اور کہتا کہ طارق تیرے ہی عشق یا عقیدت میں کوئی کمی رہ گئی ہے جو حاضری قبول نہیں ہورہی ہجر کا درد اور وصال کا شوق مجھے بری طرح ڈانٹ پلاتے اور غصے سے لال پیلے ہوکر کہتے کہ وہاں تو چڑیا بھی نہیں پھٹکتی وہاں تو کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ کہیں تو ولایت سے میرا پتا نہ کٹوا دینا، خاموش رہو، میں مارے ڈر کے سہم جاتا۔ داتا صاحب کے دربار پر تو میں اپنے آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبراً جاگنے پر مجبور کرتا تھا۔ مگر یہاں تو نیند بالکل ہی اچاٹ ہوگئی تھی اب بابا حضور نے مجھے حکم دیا کہ سو جاؤ نہ کوئی چارپائی اور نہ کوئی بستر دیا۔ فرمانے لگے کہ قبر کے ساتھ ہی زمین پر لیٹ جاؤ۔ حکم حاکم مرگ مفاجات میں لیٹ گیا۔ مرنے کے بعد پتہ نہیں قبر نصیب ہوگی کہ نہیں زندگی میں میں نے قبر کا نظارہ کر لیا۔ اب نیند مجھ سے کئی کوس دور تھی۔ آنکھیں ٹیلیفون کے انتظار میں کھلی تھیں:

مرنے کے بعد بھی میری آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ گئی تھی تیرے انتظار کی

ساری رات آنکھوں میں کٹ گئی علی الصبح پیرومرشد نے پھر کھڑا کر لیا اور صفائی وغیرہ پر مامور کر دیا۔

باباجی کے احکامات، پہلا حکم مجھے غسل دو

صفائی سے فارغ ہوا تو باباجی نے پانی لانے کو کہا میں پانی لے آیا انہوں نے حکم دیا کہ مجھے نہلاؤ، میں نے خوب اچھی طرح حضرت صاحب کو غسل دیا۔ سورج کی کرنیں اپنی تیز روشنی سے اجالا پھیلانے لگیں کچھ دیر بعد وہاں لوگ آنے شروع ہوگئے اپنی اپنی حاجات پیش کرتے اور من کی مرادیں پا کر واپس چلے جاتے مگر اپنے من کی دنیا بدستور ویران تھی۔ کچھ دن اسی طرح گزر گئے میں اسی طرح روتا دھوتا رہا مگر امر نہ ہوا۔ مگر پھر بھی میرے شوق وصال میں کوئی فرق نہ آیا۔ کچھ لوگ آ کر مجھے کہتے کہ باباجی کی خدمت کرو، تر جاؤ گے، بہت کچھ ملے گا۔ لوگ بھی کبھی بابا حضور سے چھیڑ چھاڑ کرتے تو وہ بہت گندی گندی گالیاں دیتے۔ اور گالیاں بھی ایسی دیتے کہ سننے والا انسان غیرت سے مر جائے۔ مگر وہاں بے غیرت ہو کر رہنا ہی باعث سعادت سمجھا جاتا ہے۔ کچھ اس قسم کی عنایات کی بارش مجھ پر بھی ہوتی رہی تھی۔ وہ جتنی گالیاں دیتے لوگ سمجھتے کہ ان کا کام اتنا ہی پختہ اور جلدی ہو جائے گا۔ وہ لوگ کہتے تھے کہ بابا حضور کی گالیاں تو جنت کا ٹکٹ ہوتی ہیں (یہ مجھے بعد میں معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ یہ لوگ در پردہ بابا سے ملے ہوئے تھے) ویسے ایک گھر وہاں ایسا تھا جو بابا کو بھی گالیاں دیتا تھا۔ اور بابا جی اس گھر کے افراد سے کچھ کنی کتراتے تھے۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ بابا حضور کی برداشت ہے ورنہ یہ انہیں ایک ہی نظر سے زندہ جلا سکتے ہیں بہرحال میں بھی انہیں اولیاء کا گستاخ کہہ کر دل کو تسلی دیتا تھا۔ ایک دفعہ آدھی رات گزر چکی تھی کہ مجھے فرمانے لگے پانی لا کر مجھے نہلاؤ میں نے انہیں نہلایا۔

بلیوں کا بچہ بلیوں والی سرکار کے پاس چھوڑ کر آؤ

نہلانے کے بعد ایک بلی کا بچہ میاؤں میاؤں کرتا آیا۔ مجھے حکم ملا کہ اسے پکڑو اور بھاٹی دروازہ جا کر بلیوں والی سرکار کے ہاں چھوڑ آؤ۔ میری جانے بلا کہ بھاٹی دروازہ کہاں ہے میں نے عرض کی یا سرکار بھاٹی دروازہ کدھر ہے انہوں نے تھوڑی بہت نشان دہی کی جب میں گلیوں سے ہوتا ہوا سڑک پر پہنچا تو اب سڑک عبور کرنا تھی میں ٹریفک کی پرواہ کئے بغیر ہی چلنے لگا تو ایک آدمی نے بازو سے پکڑ کر کہا ارے خودکشی کا ارادہ ہے۔ میں نے کہا کیوں کیا بات ہے۔ بہرحال اس نے مجھے سڑک پار کروائی میں نے اس سے پوچھا کہ بھاٹی کدھر ہے کہنے لگا اتنے بڑے ہوگئے ہو ابھی تک بھاٹی کا بھی پتہ نہیں چلا۔ اسے کیا پتہ تھا کہ گرمی اور خشکی سے اور اس جبر مسلسل کی وجہ سے میرا کیا حال ہے۔ بہرحال پوچھتا پوچھتا میں بلی کا بچہ چھوڑ کر واپس آگیا آکر عرض کی آقا آپ نے ہی تو بھیجا تھا۔ کہنے لگے اچھا ٹھیک ہے اب تم راوی دریا پر جاؤ میں نے عرض کی مرشد راوی کدھر ہے۔ مجھے واقعی کچھ پتہ نہ تھا کہنے لگے اچھا اب قبر کے ساتھ جا کر لیٹ جاؤ۔ میں لیٹ گیا چھوٹے چھوٹے سانپ میرے اوپر نیچے دوڑتے پھرتے۔ میں مارے ڈر کے کانپ اُٹھتا، وہ بابا حضور ہنسنے لگتے پھر انہیں مخاطب کر کے کہتے بھئی اسے تنگ نہ کرو۔ یہ اپنا ہی آدمی ہے اور یوں وہ مجھ پر اپنی کرامت کا ڈول ڈالتے۔ اس پر میرا ایمان بابا جی کے اوپر اور بھی پکا ہوگیا تھا۔ حالانکہ یہ سارا مداریوں والا کھیل تھا۔ ایک دن میں نے عرض کی کہ حضرت صاحب اب میری منزل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتنی دور ہے فرمانے لگے کہ میرا معاملہ مکی شاہ صاحب کے پاس ہے۔ آگے وہ جانیں اور ان کا کام، مجھے تو جو حکم ملا تھا تمہیں بتا دیا۔

فضلہ اٹھانے کا حکم

اچھا اب تم یہ گندگی اٹھاؤ اور باہر پھینک دو۔ انہوں نے اپنے نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں پہلے بھی عرض کر چکا تھا کہ بابا حضور اتنے موٹے ہو گئے تھے کہ ایک قدم چلنے کے بھی قابل نہ تھے۔ اور جس لکڑی کے پھٹے پر جلوہ افروز تھے اسے درمیان سے کاٹ کر سوراخ کیا ہوا تھا اور یہیں سے ٹٹی پیشاب کرتے تھے۔ بلا خور اور بلا نوش ہونے کی وجہ سے اجابت با فراغت کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے گندگی کا کافی بڑا ڈھیر ان کے نیچے لگا ہوا تھا۔ جس میں زہریلے کیڑے بچھو وغیرہ پرورش پا رہے تھے۔ (تاجدار مدینہ نے فرمایا ہے کہ شیطان ہمیشہ گندی جگہوں پر پرورش پاتے ہیں مگر مجھے اس وقت معلوم نہ تھا) بہر حال میں نے حکم کی تعمیل کی۔ یہ بات تو خیر میں نے پہلے سے سن رکھی تھی کہ بزرگ آزمانے کے لئے گندی چیزیں کھانے کا بھی حکم دیتے ہیں۔ اگر کھا لی جائیں تو بیڑا پار اگر نفرت کی جائے تو گاڑی سے رہ بھی جاتا ہے یہ سنا بھی تھا اور اس سے پہلے کچھ عمل بھی کیا تھا بہر حال میں وہ گندگی صاف کرنے لگا۔ اپنے ہاتھوں سے وہ ساری ٹٹی میں نے صاف کی اور اگر وہ حکم دیتے تو میں گندگی کھانے سے بھی گریز نہ کرتا۔ (جو حضرات اس شہر معرفت کی سیر کرنا چاہتے ہیں یاد رکھیں کہ پہلے ان کا ایسے حالات سے گزرنا ناگزیر ہے بصورت دیگر اولیائی کی گیدڑ سینگھی ہاتھ نہیں لگے گی جو حضرات ایسا کر سکتے ہیں وہ بخوشی اس میدان میں اتریں۔ وگرنہ

جس کو ہو جان و دل عزیز وہ اس کی گلی میں جائے کیوں

شاید بابا حضور بھی عصمت و عزت کی چادر اتار کر ہی اس منزل تک پہنچے ہوں گے اور جب پہنچ چکے تو دیکھو کس طرح اپنے تخت پر براجمان ہو کر لوگوں کی قسمت کے فیصلے کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہاں ایک اور بات عرض کردوں کہ بابا حضور کبھی کبھی سوائے قمیص کے اور کوئی کپڑا نہیں پہنتے تھے۔ اور جو بھی مرد و زن یہاں آتے وہ بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتے تھے بلکہ وہ لوگ حضرت کے ننگے بدن سے چیزیں لگا کر کھاتے، یا متبرک سمجھ کر گھروں میں لے جاتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ بامراد واپس جا رہے ہیں۔ اسی لئے اللہ پاک نے لوگوں کی اکثریت کو کہیں جاہل اور کہیں بے علم کہا ہے اب بھی اکثریت کی حالت دیکھ کر رونا آتا ہے:

سوچتا ہوں روؤں دل کو کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

اے اللہ تیرا شکر ہے بے حد احسان ہے تیرا کہ تو نے مجھے توحید کی سمجھ عطا کر دی ورنہ نہ خوش ہے یہ جہاں مجھ سے نہ خوش ہے وہ جہاں مجھ، والی بات ہوتی۔ دنیا اور آخرت میں ملعون ہو جاتا، استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ حضرت صاحب مجھے گندگی کھانے کا امر بھی کرتے تو میں گریز نہ کرتا کیونکہ میں تو ہر قیمت پر وہ مقام حاصل کرنا چاہتا تھا جہاں قم باذنی اور قم باذن اللہ میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔

حصول ولایت کے لیے میں اپنے گوشت کا نذرانہ دینے پر بھی تیار بیٹھا تھا......مگر؟

www.kitabosunnat.com

اہل معرفت وطریقت پر یہ خیال غالب ہے اور اس بات پر ان کا ایمان ہے کہ جو شخص اس ولایت کی اڑن طشتری پر بیٹھ جاتا ہے پھر تقدیر کا حکم اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ وہ جو چاہے تقدیر میں لکھ دے اور جب چاہے اللہ تعالیٰ کے لکھے کو مٹا دے۔ اور میں اس مقام کو حاصل کرنے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنے کو تیار تھا۔ اسی خیال سے میں نے ایک دن چھری پکڑی جو بابا مرشد کے پاس پڑی ہوئی تھی اور عرض کی کہ قبلہ اگر حکم کریں تو میں اپنے جسم کا گوشت کاٹ کر پیش کروں۔ اور اگر ارشاد کریں تو میں اپنی آنکھیں نکال کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور کو پیش کروں۔آپ ایک بار کوئی قربانی ما   تو سہی (کیونکہ میں جانتا تھا کہ وفا کی دنیا میں اپنے آپ کو سچے عاشق یا مجنوں ظاہر کرنے کے لئے ران کا گوشت تو دینا ہی پڑتا ہے جس طرح لیلیٰ مجنوں کا قصہ مشہور ہے) تو اس پر میرے قبلہ مسکرانے لگے۔اور فرمایا کہ تو نے منزل پالی، تو نے منزل پالی، میں بہت خوش تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ بابا جی اب ٹیلیفون کر کے پتہ کریں۔اور عرض کریں کہ میں اب آ سکتا ہوں، تو وہ فرمانے لگے کہ وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں مگر ابھی اجازت نہیں ہوئی۔

اور پھر...... بھکاری بننے کا حکم ہوا

اس طرح کئی دن گزر گئے ایک دن کہنے لگے اوئے، ادھر آ، میں دوڑ کر گیا اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا تو حکم ہوا کہ یہ پیالہ لو۔اور لوگوں سے بھیک مانگنے کے لیے جاؤ پہلے تو خوف سے صرف ٹا   ہی کانپ جایا کرتی تھیں اب سارا جسم تھر تھر کانپنے لگا۔آنکھیں بے نوری ہونے لگیں، اس سے پہلے جتنی صعوبتیں میں نے برداشت کی تھیں یہ بات میرے لیے ان سب سے زیادہ تکلیف دہ تھی۔آج میں نے رونے کی انتہا کر دی میں نے کہا بابا اتنا تو ذلیل نہ کرو مجھے زمین میں گاڑ کر کتوں سے نچوا دو مگر مانگنے کے لیے نہ بھیجو، میں بابا جی کے پاؤں پڑا، ہاتھ جوڑ جوڑ کر منتیں کیں مگر وہ نہ مانے۔کہنے لگے اوپر سے یہی آرڈر ہوا ہے، یہ آخری سیڑھی ہے، دیکھ لو! میں نے ذلت کی اس کڑوی گولی کو امرت جان کر قبول کر لیا اور ولایت کے آخری سفر کی طرف چل دیا۔میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنا کاسہ بھیک کے لئے لوگوں کے آگے پھیلایا۔بھکاریوں کی طرح پھرتا رہا مانگنا تو آتا نہیں تھا بس رو رو کر ہلکان ہوتا رہا۔آج میں کھل کر رو دیا تھا، آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہ لیتے تھے۔آج آنسو آنکھوں کا حلقہ توڑ کر ساون بھادوں کی طرح برس رہے تھے۔یہی آنسو آج بارگاہ ایزدی سے کچھ پانے والے تھے۔میں نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اللہ تو جانتا ہے کہ میری نیت کیسی ہے۔تو مجھے اپنے بندوں میں شامل کر لے۔جو صحیح راستہ ہے وہ عطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماد بے شاید یہی دعا میرے مولا نے سن لی۔ اس ذلت آمیز سفر سے واپس لوٹا تو جو جمع کیا تھالا کر بابا حضور کو پیش کر دیا اور عرض کی:

"یا حضرت اب کیا حکم ہے؟ اس پر انہوں نے پھر گالیاں دینا شروع کر دیں اور تحکمانہ لہجے میں کہنے لگے۔ جو ہم کہتے ہیں وہی کرو۔"

آخر کار مایوس کن جگہ سے مایوس ہی لوٹنا تھا

میں نے عرض کی بابا جی ابھی میری منزل کتنی دور ہے کہنے لگے۔ اوپر سے ابھی کوئی آرڈر نہیں آیا تو میں سٹپٹا کر رہ گیا۔ میں نے کہا حضرت صاحب وہ کونسی خدمت ہے جو میں بجا نہیں لایا وہ کونسی تکلیف ہے جو میں نے نہیں اٹھائی وہ کونسا ظلم ہے جو میں نے اپنے اوپر روا نہیں رکھا۔ سنا ہے کہ رانجھے نے ہیر کو پانے کے لیے کانوں میں چھید کروائے تھے تو اسے ہیر مل گئی تھی تم میرے کان بھی کاٹ لو تو مجھے کوئی پرواہ نہیں مگر ساری عمر میں یہاں نہیں رہ سکتا وہ کام بتائیں جو رہ گیا ہے میں کرنے کو تیار ہوں کوئی بڑی سے بڑی قربانی مانگو پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ کہنے لگے ابھی کوئی امر نہیں، میں نے کہا کب تک امر ہوگا؟ کہنے لگے چاہے ساری عمر لگ جائے مجھے یہ سن کر بہت تکلیف ہوئی۔ میں غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔ میں نے دل میں کہا اوہ! بابا تیرا بیڑا غرق ہو جائے اور تیرا ستیاناس ہو جائے یہ کونسا طریقہ ہے کہ ساری عمر اسی دشت کی سیاحی میں گزار دی پھر وہ مجھے سمجھانے کے انداز میں کہنے لگا کہ بزرگوں کے در پر بیٹھے رہنا چاہیے۔ کبھی تو پوچھیں گے ہی نا؟ میں نے کہا اگر اسی طرح بیٹھنا ہے تو پھر اپنے گھر نہیں بیٹھ سکتا پھر تمہارے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے۔ گھر میں ہی بیٹھ کر اللہ کو پکاریں گے وہ جب بھی سنے گا ٹھیک ہے، نہ سنے گا تو نہ سہی۔ اور یہ شارٹ کٹ تو اس لیے کیا جاتا ہے کہ منزل پر جلدی پہنچا جائے جب شارٹ کٹ کے باوجود بھی فاصلہ اتنا ہی رہنا ہے تو تم لوگ کس مرض کی دوا ہو...... لا میری چادر ...... ذلیل انسان (اس نے میری نئی چادر جو میرے کندھوں پر تھی یہاں آتے ہی اتار لی تھی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس پر اب خوب غصہ نکالا، پہلے تو بات بات پر یہ حضرت گالیاں دیا کرتا تھا اب کیا مجال کہ آنکھ بھی جو اوپر اٹھائے۔ خاموش جیسے ماں مرگئی ہو، میں نے اپنی چادر چھینی کیونکہ (شرافت سے دینے پر تیار نہ تھا) اور کہا کہ لو میں مکی شاہ صاحب جا رہا ہوں۔ تم روک کر دکھانا، بے غیرت انسان تمہاری گندگی اٹھا اٹھا کر میرا دماغ خراب ہوگیا جو ابھی تک ٹھیک سے کام بھی نہیں کرتا۔ غرض میں اسی طرح بولتا ہوا مکی شاہ کے دربار پر پہنچا اور سلام وغیرہ کیا۔ روتا دھوتا رہا اور گلے شکوے کرنے شروع کر دیئے وہاں سے فارغ ہوکر سیدھا داتا صاحب کے دربار پر گیا اور جاتے ہی قبر سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ میں ایسے تڑپ رہا تھا کہ جیسے بن پانی مچھلی تڑپتی ہے...... میں داتا صاحب سے پوچھتا تھا اور کہتا تھا کہ یا داتا مجھے ایک بار اپنی زیارت کرادو۔ اگر میں اس قابل نہیں تو کم از کم آواز دے کر یہی کہہ دو کہ طارق تیری حاضری قبول کرلی گئی ہے۔ سارے لوگ آپ سے ملاقات کر کے جاتے ہیں۔ آپ سے باتیں کرتے ہیں آپ ان کو امر دیتے ہیں مجھ سے کیوں نہیں بولتے، کئی روز اسی رونے دھونے میں گزر گئے مگر جواب ندارد۔ اب میں بہت پریشان سا ہوگیا تھا ایک دن تنگ آ کر میں نے کہا کہ داتا صاحب میرے ساتھ کھری کھری بات کرو، صاف صاف کہہ دو کہ میں تجھے کچھ نہ دوں گا۔ اگر سائل کو خیرات نہ دینی ہو تو کم از کم اسے اتنا تو کہہ دینا چاہیے کہ معاف کرو۔ مگر ساری باتیں بے سود ثابت ہوئیں۔ میں نے بڑی منت سماجت کی اور عرض کی کہ یا داتا کچھ تو دو؟ مگر وہاں تھا ہی کیا جو ملتا اللہ تعالیٰ نے کیا خوب فرمایا ہے:

"اے لوگو! تم جو ان قبر والوں کو پکارتے ہو تو یہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور فرض کرو اگر یہ سن لیں تو جواب نہیں دے سکتے۔" [القرآن]

مگر میرا کیا واسطہ تھا قرآن سے جو مجھے اس بات کا پتہ چلتا، واقعی کسی نے نہ سنی نہ جواب دیا۔ میں نے شکایتاً کہا کہ داتا صاحب ہر کام کے کچھ اصول ہوتے ہیں مگر یہاں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے اصولی کی حد ہوگئی ہے۔ بھلا گھر بلا کر کوئی کسی کو اس طرح ذلیل کرتا ہے؟ میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا جو مجھے اس طرح رسوا کیا اور ذلت کی کونسی گہرائی ہے میں میں نہیں اترا۔ داتا صاحب آپ نے اور مکی شاہ صاحب دونوں نے مجھے کیا دیا ہے، تم دونوں نے مل ملا کر مجھے یہاں تک پہنچایا ہے؟ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کچھ تو جواب دو مگر وہ دونوں اللہ کے نیک بندے اپنی قبروں میں سوئے ہوئے تھے انہیں کیا پتہ؟ کیا خبر؟ کہ باہر کون کون لوگ آ کر کیا کیا فضول حرکات کرتے رہتے ہیں اور لوگ یہاں آ کر کیا کیا گل کھلاتے ہیں یہ تو قیامت کے دن ہی پتہ چلے گا جب وہ خود کہیں گے کہ کیا ہم نے آپ لوگوں سے کہا تھا کہ فوت ہونے کے بعد ہمیں پکارا کرنا؟ یا مدد مانگنا؟ بہرحال میں بہت شرمندہ ہو کر اٹھا اور شکوے شکایات کرتا ہوا گھر واپس آ گیا۔

آہ! لوگ شرک میں میری پستی کو ولایت کی معراج سمجھ بیٹھے

دل سے شرک کا بت ابھی ٹوٹا نہیں تھا، میرا رنگ بھوکا پیاسا رہ کر زرد سا ہو گیا تھا۔ جب خون ہی نہ رہا تو رنگ تو زرد ہونا ہی تھا۔ اب لوگ مجھے دیکھ کر سبحان اللہ، سبحان اللہ پڑھ رہے تھے۔ کوئی میرے ہاتھ چوم رہا تھا، کوئی سلامی دے رہا تھا، کوئی پاؤں پڑ رہا تھا اور کوئی یہ کہہ رہا تھا۔ سبحان اللہ چہرے پر نور برس رہا ہے مگر کون جانے اور کسے معلوم کہ یہ نور مجھے کن کن خرافات سے گزرنے کے بعد ملا تھا وہ میری رنگت کو چہرے کا نور سمجھ رہے تھے۔

اب یہاں صورت حال یہ تھی کہ کہیں لاؤڈ سپیکر چل رہے ہیں کوئی میرے ولی بن جانے کی خوشی میں دیگیں چڑھا رہا ہے۔ کوئی حاجت روائی کے لیے پاؤں پڑ رہا ہے اور کوئی دعا کے لیے منتیں کر رہا ہے۔ اب میں کھسیانی بلی کی طرح اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ کیا کروں کیونکہ مجھ میں ولی اللہ والی کوئی بات تو ہے نہیں اب ان لوگوں کو کیا کہوں؟ ایک آیا اور کہنے لگا کہ بابا جی مجھے ایک لڑکی سے محبت ہے دعا کریں یا کوئی تعویذ وغیرہ دے دیں بس میرا کام بن جائے میں نے سوچا کہ نہ معلوم، معرفت کی دنیا میں شاید اسی قسم کا کورس کیا جاتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ ہر جگہ اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں! سب سے بڑا احسان اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ تھا کہ اب تک میری نیت خالص رہی تھی، میں لالچی، دھوکہ باز اور مکار نہیں تھا۔ لوگ جس طرح مجھے ولی مان رہے تھے اور پوجا پاٹ تک تلے ہوئے تھے میں تھوڑا سا ڈرامہ رچالیتا تو آج ریل پیل ہوتی۔ لوگوں کا تو یہ حال تھا کہ ایک اچھا بھلا خاصا پڑھا لکھا سمجھدار آدمی قرآن اٹھا کر کہنے لگا کہ میں تو آپ کو ولی کامل مانتا ہوں، میں نے اسے کہا نہیں بھائی ایسی کوئی بات مجھ میں نہیں۔ مگر ان باتوں سے میں ان کے یقین کو نہ بدل سکا وہ اسے میری کسر نفسی سمجھتے رہے۔

مایوسی کے بعد امید کی روشنی جو میرے گھر کے پاس ہی نمودار ہوئی

جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا لوگ مجھے بہت کچھ سمجھ رہے تھے مگر مجھے معلوم تھا کہ میں نے روحانیت کے نام سے اب تک جو کچھ کیا ہے وہ سوائے کرتبوں کے کچھ نہ تھا۔ چنانچہ اب مجھے اپنا وہ وہابی دوست یاد آنے لگا جس کا گھر ہمارے گھر کے ساتھ ہے وہ میرا بچپن کا دوست تھا۔ جب میں گیارہویں شریف کا ختم بڑے اہتمام کے ساتھ دلایا کرتا تھا اور اسے بھی اس ختم میں مدعو کرتا تھا تو وہ بہت لیت ولعل سے کام لیتا تھا۔ جس پر میں اس سے سخت ناراضگی کا اظہار کرتا اور اسے مزید غصہ دلانے کے لیے یا علی مدد کا نعرہ بلند کر دیتا اس پر اس کے ماتھے پر سلوٹیں پڑ جاتیں اس پر میں اسے اور زیادہ جلی کٹی سناتا مگر وہ اس پر مجھے قرآن کی آیات اور احادیث سناتا شرک سے ڈراتا اور اللہ کی عظمت وجلال سے آگاہ کرتا اور میرے ہر نئے تکلیف دہ رویے پر وہ ہمیشہ درگزر سے ہی کام لیتا۔

اب ایک طرف اہل دربار اور اصحاب طریقت کی پستیاں تھیں جن سے میں گزر چکا تھا۔ ان سے اب میرے دل میں نفرت پیدا ہو چکی تھی مگر بزرگوں کے ڈر سے اپنی نفرت کو دبائے ہوئے تھا مگر اب کے جب اپنے اس دوست کی باتوں پر غور کرتا تو مجھے یوں محسوس ہوتا جیسے میرے اندھیر سینے میں روشنی کی کوئی کرن داخل ہو جائے اور پھر ابھی تک میرے اس وہابی دوست نے بھی تو میری جان نہ چھوڑی تھی یہ متواتر مجھے ہدایت کی طرف بلائے چلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جارہا تھا حتیٰ کہ میں آخر کار اللہ کی توفیق سے اللہ سے ڈر گیا اور جونہی اپنے رب سے ڈرا تو غیر اللہ کا ڈر دل سے کافور ہو گیا۔ اللہ نے میرے دوست عبداللطیف کی دعاؤں کو سن لیا جو وہ میری ہدایت کے لیے اس وقت سے کیا کرتا تھا جب میں میٹرک کے بعد ولایت کے باغ ارم کی سیر کے لیے درباروں کی طرف چل نکلا اور وہ قرآن و حدیث کا علم سیکھنے کے لیے مدرسوں کی طرف چل نکلا۔

اب توحید و سنت سے محبت اور شرک و بدعت سے نفرت ہوتی گئی اور میں اہل حدیث ہو گیا اور پتہ چلا کہ اہل حدیث کیا ہوتے ہیں اور یہ کہ ان کا اصل کام کیا ہے اور یہ بھی پتہ چلا کہ ولایت جس کے لیے ہم رسوا ہوتے رہے وہ تو یہاں عقیدہ توحید کے ساتھ میدان جہاد میں ملتی ہے۔

اصلی داتا دربار کی تعمیر

اللہ ہی داتا ہے اور اس کا دربار مسجد ہے چنانچہ افغانستان سے واپس آنے کے بعد ہم نے ابتداء میں عبداللطیف صاحب کے گھر میں ہی ان کی اقتداء میں نماز پنجگانہ کے ساتھ جمعہ بھی شروع کر دیا اور پھر چند ماہ ہوئے اللہ کی توفیق سے ہم نے گاؤں میں ایک مسجد بنائی۔ مسجد کا بننا تھا کہ لوگوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ مسجد کو گرانے کی سازشیں شروع ہو گئیں کچھ لوگوں نے ہم دونوں کے قتل کے پروگرام بنائے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسی تمام سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ پھر جب مسجد کی تکمیل ہو گئی تو ہم نے مولانا محمد حسین صاحب شیخوپوری کا افتتاحی جلسہ کروایا جس کی صدارت جامعہ محمدیہ شاہ کوٹ کے بانی اور سابق چیئرمین محمد ارشد ساہی صاحب نے کی جنہوں نے جلسے سے خطاب بھی کیا اور اپنے اہل حدیث ہونے کا ایمان افروز واقعہ بھی بیان کیا اور لوگوں کو دامن توحید تھامنے کی دعوت دی۔

اب بحمد اللہ گاؤں کے لوگ جوق در جوق حق کی طرف کھینچے چلے آرہے ہیں اور باطل کا اندھیرا رفتہ رفتہ چھٹتا جارہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داتا دربار کی تلاش میں

داتا دربار اسے کہتے ہیں جہاں سے دونوں جہانوں کی بھلائیاں مل جائیں اور جس دربار سے یہ سب کچھ مل جائے بھلا ایسا کون نادان ہے جو وہاں نہ جائے چنانچہ ہم تو جس دربار کو داتا دربار سمجھتے تھے سوا سے سمجھتے ہی تھے..... مگر جب ہم اپنے گاؤں سے اُٹھ کر لاہور شہر میں آئے تو دربار پر جانے اور اسے دیکھنے کا اشتیاق ہوا اور اپنا یہ شوق ایک دوست کے سامنے ظاہر کیا..... تو وہ کہنے لگا کہ بھئی بھائی دروازہ میں جو دربار ہے وہاں مت جایئے وہ تو نقلی دربار ہے وہ داتا دربار نہیں ہے۔

اب میں شاہی قلعہ میں جا نکلا وہاں ایک اہلکار سے پوچھا کہ بھئی سنا ہے کہ اصلی داتا دربار یہاں شاہی قلعہ میں ہے آپ کی بڑی مہربانی اگر آپ مجھے وہاں لے چلیں تو اہلکار نے مجھے آہستہ سے کہا کہ بھئی دربار تو ہے میں آپ کو وہاں لے چلتا ہوں ویسے ہم عام لوگوں کو اس کی خبر نہیں کرتے کیونکہ پھر رش زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ زمین دوز ہے زیادہ لوگوں کو پتہ چل گیا کہ اصلی داتا دربار یہ ہے تو سب لوگ بھاٹی والے نقلی داتا دربار کو چھوڑ کر یہیں آجائیں گے اور پھر اندر دم گھٹ کر مر جائیں گے میں نے کہا اچھا یار پھر مجھے تو وہاں لے چلنا..... چنانچہ ہم دونوں شیش محل کی دیوار کے ساتھ پہنچے تو اس نے زمین پر پڑے ہوئے آہنی دروازے کے دونوں طاق دائیں بائیں کئے تو اندر سے بل کھاتی ہوئی نیچے کو جاتی ہوئی سیڑھی دکھائی دی۔ مجھے کہنے لگا لو یہ ہے اصلی داتا دربار اب مجھے اجازت میں اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں زیر زمین گنبد کا اندرونی حصہ اپنے سر کے اوپر دکھائی دیا درمیان...... میں ایک قبر تھی جس کے اوپر سادہ پتھر لگے ہوئے تھے اس قبر کے اردگرد ایک عورت اور دو مرد بیٹھے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں تو انہوں نے کہا ہم کراچی سے آئے ہیں، محض اس اصلی داتا دربار کی زیارت کرنے آئے ہیں۔

وہاں ان لوگوں نے ایک دیا بھی جلا رکھا تھا اور ایک سبز چادر بھی مزار پر ڈال رکھی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دیکھ کر میں واپس ہوا تو تمام راستے میں یہی سوچتا رہا۔ کیا یہ اصلی داتا دربار ہے؟ کیا لوگوں نے ایک فوت شدہ بزرگ کی قبر کو داتا دربار کہنا شروع کر دیا ہے داتا تو اسے کہتے ہیں جس سے جو مانگا جائے وہ عطا کرے اور یہ اصول ہے کہ دینے والے کا ہاتھ ہمیشہ اوپر ہوتا ہے جبکہ لینے والے کا ہاتھ ہمیشہ نیچے ہوتا ہے یہ کیسا داتا ہے کہ جسے کہا تو داتا جاتا ہے مگر یہ خود سطح زمین سے بھی نیچے مدفون ہے اور جو اس داتا سے مانگنے والے ہیں وہ اس داتا سے اوپر ہیں اور پھر جب یہ اس زیر زمین داتا سے مانگ رہے ہوتے ہیں تو ان کے ہاتھ آسمان کی جانب ہوتے ہیں چہرہ اور نگاہیں بھی اکثر آسمان کی طرف اٹھ جاتی ہیں تو یہ تو واقعہ اور عمل میں بہت دوری ہے واقعہ اور عمل میں یکسانیت تو یہ ہے کہ ہاتھوں کے تلوے آسمان کی بجائے زمین کی جانب ہوں کیونکہ داتا زمین کی طرف ہے۔ کیا کہیں ایسا تو نہیں کہ لوگوں کی فطرت آسمان میں داتا کی تلاش میں ہے جبکہ بعض لوگوں نے اپنے مقاصد کی خاطر لوگوں کو گمراہ کیا ہو اور یوں انہیں ایک زیر زمین داتا فراہم کر دیا ہو۔

میں متواتر یہ سوچے چلا جا رہا تھا کہ اچانک اخبار میں خبر پڑھی کہ دس ستمبر کو لاہور میں داتا صاحب کا عرس ہو رہا ہے اور یہ عرس بھاٹی دروازے میں ہو رہا تھا۔ اب کے دوبارہ یہ سوچنے لگا کہ شاہی قلعہ میں جو اصلی داتا دربار دیکھنے گیا تھا وہ تو سچی بات ہے نقلی داتا دربار ہے۔ اب ممکن ہے جس بھاٹی والے دربار کو لوگ نقلی داتا دربار کہتے ہیں ممکن ہے یہی اصلی ہو چنانچہ فیصلہ کیا کہ اسے بھی دیکھ ہی لیا جائے۔ چنانچہ میں نے اپنے انجینئر ساتھی کو تیار کیا پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس سے ہم نے اپنے ایک دوست محمود احمد صاحب کو بھی ہمراہ لیا اور ہم تینوں بھاٹی کے داتا دربار کی طرف چل دیئے۔ جب داتا دربار کی طرف جانے والے پر رونق بازار میں داخل ہوئے تو جوں جوں آگے بڑھ رہے تھے اور بازار کی رونقیں اور داتا صاحب کو دیکھنے کے لیے لوگوں کی شاپنگ دیکھ رہے تھے تو کچھ یقین ہونے لگا کہ یہ داتا کا عرس ہے ہم نے عربی میں یہی پڑھا ہے کہ عرس کا معنی شادی ہوتا ہے اور اس حوالے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دولہا میاں کو عریس اور دلہن صاحبہ کو عروس کہتے ہیں۔ کیا داتا کی بھی شادی ہوتی ہے یہ یقین نہ آتا تھا، مگر بازار کی رونق دیکھ کر صاف محسوس ہونے لگا کہ پروگرام واقعی شادی جیسا ہے تلہ لگی اور کڑھائی کی ہوئی خوبصورت سبز قیمتی چادریں اسی طرح داتا دربار کو پہنائی جارہی ہیں جیسے ہمارے معاشرے میں دولہا کو پہنائی جاتی ہیں اسی طرح دولہا کو نوٹوں کی سلامی اور ہار پہنائے جاتے ہیں وہی کیفیت یہاں ہے کہ چادریں نوٹوں سے بھر کر لائی جارہی ہیں نوٹوں اور پھولوں کے ہار بھی یہاں بے شمار ہیں چھوہارے، پتاشے، مکھانے اور مٹھائیاں جن کے بغیر شادی کا تصور نہیں کیا جا سکتا ان سے یہ بازار بھرا پڑا ہے۔

تھوڑا سا آگے گئے تو گوشت زردے اور پلاؤ کی دیگوں کا کوئی شمار نہ تھا اور نہ ہی کھانے والوں کا، بھلا شادی ہو اور زردہ پلاؤ نہ ہو ہمارے معاشرے میں یہ ناممکن سی بات ہے میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یار یہ لاؤڈ اسپیکروں کا شور کیا ہے جو کان کے پردے پھاڑے چلا جارہا ہے اور سمجھ کچھ آ نہیں رہا کہ یہ کہنے والے کیا کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ ہم اس شور کی طرف متوجہ ہو کر چلنے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جہاں کبھی اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ ہوا کرتا تھا۔ وہ علم کا گہوارہ ڈھا دیا گیا ہے اور اس کی جگہ پر اس بے ہنگم شور کا بندوبست کیا گیا ہے۔ خیال کیا یہ شور کہ جسے اتنے زبردست اہتمام کے ساتھ برپا کیا گیا ہے یہ کوئی بڑی زبردست اور پائے کی چیز ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ اگر حکومتی سرپرستی میں پورے ملک کے علمی گہواروں کو ڈھا کر ایسے ہی شوروں کا بندوبست کر دیا گیا تو یہ قوم شاید جاپانی قوم سے بھی بازی لے جائے؟ یہ سوچتے سوچتے جب اس شور گاہ کے قریب پہنچے تو سامنے کیا دیکھتے ہیں ایک نوجوان عورت سبز لباس زیب تن کئے ہوئے انتہائی والہانہ انداز میں دھمال ڈال رہی ہے اور اس کے اردگرد ایک مجمع ہے جو یہ نظارہ کر رہا ہے۔ داتا دربار کے عرس (شادی) کی یہ دھمال اور رقص دیکھ کر آگے بڑھے تو ایک مرد بھی عورتوں کا روپ دھار کر یہی کام کر رہا تھا۔ لوگ کہہ رہے تھے یہ داتا دربار کے ملنگ اور ملنگنیاں ہیں۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ جس شور پر والا و شیدا ہو رہے تھے وہ جس جگہ پر برپا تھا اس جگہ کے ارد گرد جنگلے لگے ہوئے تھے اور ہم اسی جگہ پر پہنچنا چاہتے تھے چنانچہ ہم نے ایک آدمی سے پوچھا کہ بھئی اس شور کی جگہ کو جانے کا راستہ کہاں ہے؟ تو اس نے غصے سے کہا شور نہیں یہ تو قوالی شریف ہے اور پورے ملک سے بڑے بڑے قوال یہاں آتے ہیں...... اب میں سوچنے لگا، اللہ یہ کیا ماجرا ہے عربی میں تو قوالی کا معنی یاوہ گوئی بنتا ہے جبکہ بے تکی اور بے ہودہ چیخ و پکار کرنے والوں کو قوال کہا جاتا ہے...... اور یہ اسے شریف کہہ رہا ہے خیر ہم اس کے بتائے ہوئے راستے سے قوالی شریف کی جگہ پر پہنچ گئے اس جگہ کی سجاوٹ کے کیا کہنے۔ رات کا وقت تھا بجلی کے قمقمے، ٹیوبیں اور رنگا رنگ کے گلوب جگ مگ جگ مگ کر رہے تھے رنگ برنگی چمکدار جھنڈیاں پنکھوں کی ہوا کے ساتھ پھڑ پھڑا رہی تھیں بیٹھنے کو قالین بچھے ہوئے تھے، سامنے اسٹیج پر سات آٹھ آدمیوں کی ایک ٹیم براجمان تھی ہر شخص کے آگے مائیک تھا طبلے طنبورے اور سرنگی نما آلات موسیقی ان کے سامنے تھے۔ یہ سب حضرات کبھی مل کر یک بار کبھی تین کبھی ایک اور پھر سب مل کر گلے پھاڑ پھاڑ کر اُبھر اُبھر کر کبھی زیادہ جوش میں گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر ایسی عجیب و غریب آوازیں نکالتے تھے کہ جنہیں پوری طرح سمجھنا پہاڑ کھود کر دودھ کی نہر نکالنے کے مترادف تھا اس اسٹیج پر ہر پانچ منٹ کے بعد نئی ٹیم آرہی تھی اور اپنا اپنا کرتب دکھلا کر واپس جارہی تھی۔ سامعین نوٹوں کی بارش کر رہے تھے ایسا بھی ہوا کہ دو آدمی انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ اس اسٹیج کے سامنے کھڑے ہو گئے جیب سے نوٹوں کی دتھیاں نکال کر جیسے نوٹ گنے جاتے ہیں ایسے جلدی جلدی نیچے پھینکے جاتے تھے ایک ختم ہونے کے بعد دوسری دتھی نکال لیتے اور پھر کوئی آگے بڑھ کر ان نوٹوں کو ایک رومال میں ڈال کر ان قوالوں کے اوپر پھینک دیتا ادھر قوال صاحبان اور تیز ہو جاتے اتنے تیز ہو جاتے کہ دور بیٹھے ہوئے مجھے ان کی پھولی ہوئی اور پھٹنے کے قریب رگیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ سروں پر کپڑے کی سنہری اور سادہ ٹوپیاں پہننے والی یہ داڑھی منڈے قوالوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ٹیمیں اس مجلس کی انتہائی پا کباز ٹیمیں تھیں۔اوران ٹیموں کی قوالیوں کے جوکوئی ایک شرکیہ الفاظ سمجھ میں آتے تھے تو وہ اس قدر شرک وکفر سے لبریز تھے کہ اگر انہیں سمندروں میں پھینک دیا جائے تو سمندروں کا پانی تیزاب بن جائے۔بہرحال ہم یہاں سے اٹھے اور سیدھے داتا دربار کی طرف چل دیئے۔وہاں پہنچے دیکھا تو یہ داتا دربار بھی ایک قبر پر ہی مشتمل تھا اس کے گرد اور کئی قبریں ہیں۔یہاں اس قدر ہجوم تھا کہ اللہ کی پناہ،شہر کی سڑکوں پر تو ہم دیکھ ہی چکے تھے کہ لوگوں نے چادر کے کونوں کو تھاما ہوا ہے آگے آگے ڈھول بجتا جارہا ہے نوجوان ڈسکو ڈانس کررہے ہیں۔سیٹیاں بج رہی ہیں راہ چلتے لوگ نوٹ اس چادر میں ڈال رہے ہیں اب جب یہ چادر دربار کے گیٹ پر پہنچتی تو ہر شخص اس کے نیچے پناہ پکڑنے کی کوشش کرتا اس کے دامن کو تھامنے کی مقدور بھر جدوجہد کرتا اور پھر اس رش میں دھکم پیل کی نذر ہوتا محافظوں سے جھڑکیں اور چھڑیاں کھاتا جب دربار سے تقریباً ایک فٹ پہلے ایک چوکور جالی دار سنگ مرمر کے سفید کمرے سے گزرنے لگتا تو پہلے اس کمرے کے ساتھ چمٹ جاتا کوئی آہ وزاری کر کے رورہا ہے کوئی جالی پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے اور جسم پر پھیر رہا ہے کوئی اپنا وجود اس کے ساتھ مس کررہا ہے لوگ جالیوں کے اندر نوٹ بھی پھینک رہے ہیں نہ جانے یہ کمرہ کتنی بار نوٹوں سے بھرتا ہے اور کتنی بار خالی کیا جاتا ہے اس کے بعد پھر یہ حضرات آگے بڑھتے ہیں۔اور داتا دربار کے ساتھ اس سے کہیں بڑھ کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

مشہور ہے کہ شیخ معین الدین چشتی جن کا مزار ہندوستان کے شہر اجمیر میں ہے وہ بھی یہاں داتا دربار پر آئے تھے مذکورہ جالی دار کمرے والی جگہ پر انہوں نے چلہ کاٹا تھا اور پھر فیض پانے کے بعد انہوں نے یہ شعر کہا تھا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک طرف کھڑا میں اپنے ساتھی عبدالقدوس کے ہمراہ یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور دوسری جانب میرے ذہن کی نظر اللہ کے قرآن پر تھی اس کے آخری رسول ﷺ کے فرمان اوران کی مبارک سیرت پر تھی..... قرآن میں اللہ اپنے پیغمبر سے کہہ رہے ہیں:

﴿ قل لا اقول لکم عندی خزائن الله ﴾ [الانعام: ۵۰]

"میرے نبی کہہ دو میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔"

اب اللہ کے رسول تو گنج بخش (خزانے عطا کرنے والے) نہیں ہیں اور جناب چشتی صاحب اس بزرگ کو گنج بخش قرار دے رہے ہیں اور جو دوسری بات "فیض عالم" دنیا کو فیض پہنچانے والی ہے تو یہ کونسا فیض ہے جس کا انکشاف جناب معین الدین چشتی کو ہوا ہے؟ فیض دو ہی طرح کا ہوسکتا ہے یا دینی ہوگا یا دنیاوی۔ دینی فیض تو قرآن و حدیث کی صورت میں اللہ کے رسول ﷺ دے گئے اللہ کے رسول ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام کبھی یہ فیض اللہ کے رسول ﷺ کی قبر مبارک پر لینے نہیں گئے نہ کبھی کوئی مسئلہ پوچھنے گئے نہ کبھی کوئی چلہ کاٹنے گئے، اب رہا دنیاوی فیض تو اس کے بارے اللہ اپنے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں:

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ﴾ [الاعراف: ۱۸۸]

"میرے نبی کہہ دو میں تو اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے۔"

اب جب اللہ کے رسول ﷺ بھی خود اپنے اختیار سے اپنے آپ کو فیض پہنچانے پر قادر نہیں تو حضرت علی ہجویری صاحب فوت ہونے کے بعد اپنے چلہ کشی کرنے والے مرید کو کیا دنیاوی فیض پہنچائیں گے؟

اب رہی بات "مظہر نور خدا" ہونے کی جس کا مطلب خدا کے نور کا ظہور یا اوتار ہے تو یہ نعرہ ایسے شرکیہ عقیدے کا حامل ہے کہ جس کا تعلق اسلام کے ساتھ بہرحال نہیں ہے۔

باقی جہاں تک قبر کے پاس بیٹھ کر چلہ کشی کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہم تو کچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہتے صرف اپنے پیارے رسول ﷺ کا پیارا فرمان سنائے دیتے ہیں:

((قال رسول اللہ ﷺ لان یجلس احدکم علی جمرہ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیرلہ من ان یجلس علی قبر)) [مسلم]

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص کسی انگارے پر بیٹھے اور وہ انگارا اس کے کپڑوں کو جلادے پھر اس کے بدن کو جا لگے تو یہ انگارا اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی قبر کا مجاور بنے۔''

غرض میں یہ سب کچھ سوچے جا رہا تھا اور لوگوں کو دیکھے جا رہا تھا جو کچھ وہ یہاں کر رہے تھے۔

یہاں سے دائیں جانب بیرونی طرف ایک سونے کا دروازہ بھی نصب ہے لوگ یہاں بھی بیرونی جنگلے کے ساتھ ہی چمٹ چمٹ کر آہ وزاریاں کر رہے تھے۔ میں کبھی تو اس دروازے کو دیکھتا تھا اور اس کے ساتھ لگی ہوئی سلیٹ کو دیکھتا تھا جس کے مطابق اسے شاہ ایران نے بنوایا تھا اور ذوالفقار علی بھٹو نے یہاں نصب کیا تھا۔ شاہ کو پوری دنیا میں کہیں جائے پناہ نہ ملی وہ سسک سسک کر کینسر سے مرگیا اور بھٹو مولوی مشتاق کی عدالت میں پھانسی کے پھندے پر چڑھ گیا۔ میں یہ غور کرتا تھا اور لوگوں کو یہاں روتے دیکھ کر سوچتا تھا کہ یا اللہ یہ کیا چاہتے ہیں شاہ ایران والا انجام چاہتے ہیں کہ بھٹو جیسا حال چاہتے ہیں۔ بہرحال پھر دربار سے ہوتے ہوئے بائیں جانب کا رخ کیا تو دربار کے سامنے وسیع وعریض اور خوبصورت مسجد دکھائی دی۔ دربار اور مسجد کا ایک ہی صحن ہے۔ مختلف جگہوں سے آئے چھوٹے درباروں کے گدی نشین کعبے کی طرف پشت کئے ہوئے دربار کی طرف منہ کئے ہوئے براجمان تھے۔ ہر ولی کے گرد مریدوں کا جمگھٹا تھا مٹھائیوں کے ڈبے سامنے پڑے تھے ختم پڑھا جا رہا تھا اور تبرک تقسیم کیا جا رہا تھا ذرا آگے بڑھے تو ایک اور حضرت بڑے جاہ وحشمت سے آتے ہوئے دکھائی دیے مریدوں نے مسند بچھائی حضرت براجمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے دو مرید دائیں بائیں دستی پنکھے کی ہوا دینے لگے ایک دو سامنے مؤدب ہو کر بیٹھ گئے حضرت اب دائیں بائیں دیکھ رہے تھے کہ کون نیا مرید بننے کے لیے آتا ہے چنانچہ لوگ آکر بیٹھنے شروع ہو گئے مرید حضرت کی شان بیان کرتے جاتے تھے نئے بننے والے متاثر ہو کر حضرت کے آستانے کے پتے پوچھ رہے تھے کئی ایک حضرت کی نذر کچھ مال بھی کر رہے تھے غرض چاروں طرف ایسے حضرت کثیر تعداد میں اپنی اپنی محفل سجا کر بیٹھے تھے۔

اب میں سوچنے لگا کہ مسجد تو مسلمانوں کی عبادت گاہ ہوتی ہے اور یہ داتا دربار بھی عبادت گاہ بن چکا ہے اور صاحب دربار بزرگ کو کہا بھی داتا جاتا ہے اور یہ مسجد میں دیکھ رہا ہوں تو یہ اس صاحب دربار بزرگ داتا کی مسجد مشہور ہے دونوں کا صحن بھی ایک ہے۔ایک طرف یہ دیکھ رہا ہوں اور دوسری طرف جب اپنے سچے نبی ﷺ کے فرامین کی طرف دیکھتا ہوں تو آپ فرماتے ہیں:

((عن جندب قال سمعت النبی ﷺ قبل ان یموت بخمس الاوان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیاء ھم وصالحیھم مساجدا الا فلا تتخذوا القبور مساجدا انی انھاکم عن ذالکم)) [مسلم]

”حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو وفات پانے سے پانچ دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا خبردار! تم سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے اپنے نبیوں اور نیک بزرگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا خبردار تم قبروں کو عبادت گاہ نہ بنانا میں تمہیں ایسا کرنے سے منع کرتا ہوں۔“

یہاں ہم نے دعوت کا کام بھی جاری رکھا۔ایک نوجوان کو سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے الٹی سیدھی باتیں کر کے بھاگنے ہی کی کوشش کی۔

داتا دربار اچھی طرح دیکھنے کے بعد میں نے اپنے دوست سے کہا، یار جو اصلی داتا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دربار دیکھا تو وہ بھی نقلی نکلا اور جو نقلی دیکھا یہ سوچ کر کہ کہیں یہ ہی اصلی نہ ہو تو وہ بھی نقلی ہی نکلا اور پھر یہ نقلی بھی ایسا کہ اس کے اوپر ایک نقل چڑھی ہوئی ہے یعنی اس کی قبر تو سطح زمین پر ہے اسے دیکھنے کوئی خاص ہی جا سکتا ہے جبکہ اس کی سیدھ میں ۱۴ فٹ اوپر یہ موجود قبر ہے جو کسی بھی انسان سے خالی ہے جسے لوگ پوج رہے ہیں۔ اور بعض تاریخی محققین نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جناب حضرت علی ہجویری کی قبر تو بغداد میں ہے۔ ہجویر بغداد کا محلہ ہے اور وہ بغداد ہی میں دفن ہیں، وہ تو یہاں آئے بھی نہیں نہ ہی ان کی آمد کسی معتبر تاریخی ثبوت سے ثابت ہے۔ تو یہ جو دربار بنا رکھا ہے یہاں تو کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے ساتھی سے کہا اصلی داتا دربار تو وہی ہے جسے تم اس بار دیکھ آئے ہو وہ دربار کہ جسے بنانے کا اللہ نے خود اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا تھا وہ اللہ کا گھر کہ جس پر کالی چادر چڑھائی جاتی ہے جسے غسل دیا جاتا ہے جس کے ساتھ چمٹ کر رویا جاتا ہے جس کے سیاہ پتھر کو چوما جاتا ہے جس کے گرد والہانہ طواف کیا جاتا ہے جس کا تبرک آب زم زم پیا جاتا ہے جس کا سفر کرنے کیلئے خاص طرح کا سفید لباس (احرام) پہنا جاتا ہے۔ وہ ہے عرش والے داتا کا دربار جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔ باقی دنیا میں جتنی بھی مسجدیں ہیں ان سب کا تعلق دراصل اسی دربار کے ساتھ ہے کیونکہ ان میں جو عبادت کی جاتی ہے تو اسی دربار کی طرف منہ کر کے کی جاتی ہے۔ اگر ان مسجدوں کا تعلق اس دربار کے ساتھ نہ رہے تو یہ مسجدیں، مسجدیں نہ رہیں گی یہ کچھ اور ہو جائیں گی۔ باقی میرے سلفی بھائی یہ جواب ہم نے فوت شدہ بزرگ کا دربار دیکھا ہے تو یہاں پر تو ساری اس اصلی مکے والے داتا دربار کی نقالی ہے۔

اسے منوں کے حساب سے عرق گلاب کا غسل دیا جاتا ہے لوگ عرق پیتے اور چہرے پر ملتے ہیں اسی طرح سبز چادریں چڑھائی جاتی ہیں اس کے ساتھ لپٹ کر آہ وزاری کی جاتی ہے اس کے پتھروں کو چوما جاتا ہے یہاں دودھ کی سبیلیں اور تبرک کھائے جاتے ہیں۔ سبز

www.KitaboSunnat.com

لباس پہنے جاتے ہیں اور دور دراز سے اس کا سفر اختیار کیا جاتا ہے اس دربار کی مسجد کا تعلق رسمی طور پر تو مکہ والے اصلی داتا دربار کے ساتھ ہی ہے مگر نام کی مشہور کے اعتبار سے اور عملی طور پر اسی نقلی داتا دربار کے ساتھ اس کا تعلق جوڑ دیا گیا ہے۔ میرے سلفی بھائی آپ تو مکے والے اصلی داتا دربار سے ہو آئے ہیں۔ دعا کریں اللہ ایک بار مجھے بھی وہاں لے جائے۔ اور مل کر اس بات کی کوشش کریں کہ لوگوں کے رخ نقلی داتا درباروں سے موڑ کر اسی اصلی داتا دربار کی طرف موڑیں۔ وما علینا الا البلاغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نولکھ ہزاری دربار کے مجاور کی کہانی

شاہ کوٹ شہر کے مغربی جانب ایک پرانی آبادی ہے یہ آبادی اب شہر کا حصہ بن چکی ہے اس آبادی کو مجاوروں کی بستی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں بابا شاہ نولکھ ہزاری کے نام سے ایک مزار ہے جن کے بارے مشہور ہے کہ انہوں نے ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر نولکھ ہزار مرتبہ قرآن پڑھا تھا۔ اس دربار کی آمدنی کے ۱/۴ حصہ کا پتی دار عبدالرحمان مجاور کو نہ جانے کیا خیال آیا کہ وہ حج بیت اللہ کی طرف روانہ ہوا وہاں جب اس نے اپنے عقائد اور پاکستان کی مذہبی صورت حال کے بالکل برعکس ایک نیا ماحول دیکھا تو وہ حق کی تحقیق میں لگ گیا پھر رو رو کر راہ ہدایت کی بیت اللہ میں دعائیں مانگنے لگا اور جب وہ پاکستان لوٹا تو وہ عبدالرحمان مجاور کی بجائے حاجی عبدالرحمان موحد بن چکا تھا پھر شاہ کوٹ کہ جہاں اہل توحید نام کے تھے اور وہ قصبہ جو بابا شاہ کے نام سے شاہ کوٹ تھا اور اس کے پڑوس میں توحید کوٹ کا ڈنکا کیسے بجا اور آج وہاں کیا صورت حال ہے یہ عبدالرحمان موحد کی زبانی ہی سنئے۔

نولکھ ہزاری کا مفہوم

اپنے بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں کہ حضرت ابوالخیر نولکھ ہزاری کو ان کے مرشد نے قرآن کی ایک آیت کا وظیفہ بتلایا اور کہا کہ یہ وظیفہ نولکھ ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ ہمارے حضرت کو وہ آیت بھول گئی اب سوچا کیا کیا جائے چنانچہ انہوں نے ایک ٹانگ پر پانی میں کھڑے ہو کر نولکھ ہزار دفعہ پورا قرآن پڑھ ڈالا اور یوں اس کرامت کی بناء پر وہ نولکھ ہزاری کے نام سے معروف ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی مشہور ہے کہ انہوں نے ساری عمر نکاح نہیں کیا اور عورت کا چہرہ تک نہیں دیکھا اور حضرت کی بزرگی اور پارسائی ظاہر کرنے کے لیے یہ بات ہم لوگ اپنے مریدوں کو بتلایا کرتے تھے مگر اب جب قرآن وحدیث کی روشنی سے ہمارا سینہ روشن ہوا تو پتہ چلا کہ یہ تو رہبانیت ہے اور ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا ہے:

((لا رھبانیة فی الاسلام))

"اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔"

یہ تو عیسائیوں کا طریقہ ہے کہ ان کے ہاں وہ شخص بہت بڑا ولی اور وہ عورت بہت بڑی ولی شمار ہوتی ہے جو مجرد زندگی گزاریں جبکہ ہمارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

((النكاح من سنتي ومن رغب عن سنتي فليس مني))

"نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔"

اور یہاں ہم تھے کہ اپنے بزرگ کی بے نکاح زندگی کو بزرگی ظاہر کر کے گویا ان کا تعلق اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے توڑ رہے تھے اور انہیں اسلام اور امت سے خارج کر رہے تھے اور گستاخی کے مرتکب ہو رہے تھے۔

تعارف

نولکھ ہزاری کا دربار جس کا کبھی میں مجاور ہوا کرتا تھا۔ شاہ کوٹ کی پہاڑی کے دامن میں واقع ہے صاحب مزار کی کرامتوں کے چرچے پورے پنجاب میں ہیں یہ دربار اس وقت سے ہے جب یہاں جنگلات ہوا کرتے تھے اور اسی وقت سے جنگلی قوم کے چار قبیلے اس کی گدی کے وارث چلے آ رہے ہیں وہ چار قبیلے بھٹی، راٹھور، کھوکھر اور طور قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی پیری مریدی دریائے راوی اور چناب کے درمیان دور تک پھیلی ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا تعلق طور قبیلے سے ہے اور میں دربار پر اپنے قبیلے کا نمائندہ مجاور تھا۔ ہم مجاوروں نے اپنے اپنے مریدوں کے علاقے تقسیم کر رکھے تھے جہاں سال میں ایک دو دفعہ گشت لگا کر ہم نیازیں وصول کیا کرتے تھے میرا علاقہ جڑانوالہ سے لے کر سیدوالا کا تھا۔

ایک دلخراش واقعہ

ایک دفعہ مریدوں سے سالانہ نیاز وصول کرنے ایک گاؤں میں اپنے ایک مرید کے پاس پہنچے مرید نے اپنی ہمت سے بڑھ کر خوب مہمان نوازی کی نذر و نیاز بھی پیش کی ہمارے ایک ساتھی مجاور نے مرید سے کہا کہ ہمیں یہ چند مینڈھے بھی چاہئیں۔ مرید کی بھیڑ بکریاں بیماری کی وجہ سے اس سال کافی تعداد میں مر چکی تھیں۔ چنانچہ اس نے کچھ پس و پیش کی۔ ہمارے ساتھی پیر صاحب کو غصہ آ گیا۔ رات کے وقت وہ اٹھا اور اپنے مرید کی حویلی میں پہنچ گیا جہاں بھیڑ بکریاں بندھی ہوئی تھیں۔ پیر صاحب بڑے مضبوط آدمی تھے۔ انہوں نے دو تین بھیڑوں کی گردن توڑ کر جان سے مار دیا اور واپس آ کر اپنے بستر پر دراز ہو گئے۔ صبح ہوئی مرید نے اپنی بھیڑیں مری ہوئی دیکھیں تو فوراً آ کر پیر صاحب کے پاؤں پڑ گیا اور کہنے لگا۔ حضرت مجھ سے غلطی ہو گئی یہ سارا گھر آپ کا ہے۔ جو جی چاہے آپ لے جائیں چنانچہ پیر کی نیاز پکی ہو گئی اور مرید کا عقیدہ پیر پر اور زیادہ پختہ ہو گیا۔ آج بھی یہ واقعہ جب میری نگاہوں کے سامنے آتا ہے تو پیری مریدی کے روپ میں تمام ظلم میری نگاہوں کے سامنے آ جاتے ہیں اور دل روتا ہے کہ ''اللہ'' تیری مخلوق کی اس ظلم سے جان کب چھوٹے گی؟

نولکھ ہزاری کے حالات زندگی اور چند کرامتیں

ماسوائے سنی سنائی باتوں اور کہاوتوں کے اس بزرگ کے حالات کا کچھ علم نہیں ہو سکا۔ آج تک کسی مصنف اور کسی مورخ نے ان کے نام تک کا ذکر نہیں کیا۔ زمانے کا بھی نہیں پتہ کہ یہ کب ہوئے، کہاں سے آئے، کون تھے اور ان کا عقیدہ کیا تھا، کسی کو کچھ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں یہ ہیں ان کے حالات زندگی۔

اب آتے ہیں کراموں کی طرف پہلے جنگلی وقت میں جبکہ بارہ بارہ میل تک دوران سفر پینے کا پانی دستیاب نہ ہوتا تھا۔ نلکوں کا وجود تک نہ تھا۔ کنوئیں ہی ہوا کرتے تھے اس زمانے میں شاہ کوٹ میں بھی کنویں ہی ہوا کرتے تھے یہ مغلیہ دور کا زمانہ تھا شاہ کوٹ کا علاقہ نشیبی تھا بارش کا پانی یہاں سال بھر جمع رہتا تھا چنانچہ لوگ اپنے مویشیوں سمیت یہاں آکر کئی کئی ماہ گزار دیتے تھے۔ اس پانی کے بارے میں ہمارے مجاوروں نے ایک کہانی مشہور کر رکھی تھی۔

اس پانی پر ایک برہمن کا قبضہ تھا وہ پانی لینے والے سے ایک ٹکہ وصول کیا کرتا تھا۔ پیر صاحب یہاں آئے تو انہوں نے برہمن کو پیسے لینے سے روکا، ہندو برہمن نے کہا اپنی بزرگی دکھایا پھر میری بزرگی دیکھ پیر نے کہا پہلے تو دکھا۔ چنانچہ برہمن نے لکڑی کے بنے ہوئے دو جوتوں جن کو کھڑاؤں کہا جاتا ہے کو حکم دیا کہ آسمان کی طرف چڑھ جاؤ وہ آسمانوں کی طرف اڑ گئیں تب حضرت ہزاری نے اپنے ڈنڈے کو حکم دیا جا ان کھڑاؤں کو اتار لا، ڈنڈا گیا، کھڑاؤں پر برسنے لگا، وہ نیچے گر گئیں۔ یہ جب برہمن نے دیکھا تو وہ یہاں سے اٹھ کر چلا گیا اور حضرت نولکھ ہزاری کا قبضہ ہو گیا۔

یہی قصہ لاہور کے علی ہجویری صاحب کے بارے میں بھی مشہور ہے اور اسی پانی پر جھگڑے کا ایک قصہ راولپنڈی کے امام بری کے بارے بھی مشہور ہے غرض ایسی بے سروپا باتیں بنا کر یہ لوگ جاہل عوام کو خوب لوٹ رہے ہیں۔ اسی طرح مزار کے قریب ہی ایک پہاڑی ہے یہاں پر ایک پتھر میں ایک بڑا سا پیالہ بنا ہوا ہے ایک جانب شیر کے دو پنجے ہیں دوسری جانب بکری کے گھٹنے بنے ہوئے ہیں اس کے بارے مشہور کر رکھا ہے کہ حضرت نے شیر اور بکری کو ایک پیالے میں پانی پلایا تھا۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسے نشانات لگانا کیا مشکل کام ہے لوگوں نے تو پتھروں کے خوبصورت بت تراش لیے کہ جنہیں دور سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھیں تو اصل کا گمان ہو تو ایسے نشانات اپنا کاروبار چمکانے کے لیے لگا لیے جائیں تو کونسی بعید ہے اور پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ نشانات مسلمانوں کے لگائے ہوئے ہیں یا کہ مسلمانوں سے بھی قبل ہندو سادھو اور پنڈت یہ کاریگری کر کے اپنے لوگوں کو بے وقوف بناتے رہے ہیں اور یہ بنا بنایا کام مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا ہو اس بات کو تقویت اس واقعہ سے بھی ملتی ہے کہ سکھ جو کہ حسن ابدال جاتے ہیں اور وہاں ان کا گوردوارہ پنجہ صاحب موجود ہے وہاں انہوں نے اپنے گورو کا یہ قصہ مشہور کر رکھا ہے کہ ایک حضرت اور ان کے درمیان پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ حضرت نے پہاڑ کا ایک بہت بڑا چٹان نما پتھر نیچے لڑھکا دیا تب نیچے کھڑے گورونانک نے اپنے ہاتھ کے پنجے سے چٹان کو وہیں روک دیا۔ چٹان آج بھی لڑھکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور ہاتھ کا پنجہ بھی دکھائی دیتا ہے وہاں گوردوارہ پنجہ صاحب بن گیا جہاں سکھ اپنے گورو کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔

تو حقیقت یہ ہے کہ یہ کاریگریاں، شعبے اور افسانے ہیں جو ہر مذہب والوں نے اپنے ماننے والوں کو بے وقوف بنا کر مشہور کر رکھے ہیں اور خوب دنیا کما رہے ہیں۔ رہا اسلام تو اس کا صرف یہ کہ ان چیزوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ان چیزوں کو مٹانے کے لیے آیا ہے نہ کہ رواج دینے کے لیے۔

نوچندی اور کرامت

ہر قمری مہینے کی پہلی جمعرات کو نوچندی کہا جاتا ہے اور اس روز دربار پر بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ ایک دفعہ نوچندی کے دن زائرین کے مسافر خانے میں لوگوں نے چند لوگوں کو قابل اعتراض حالت میں دیکھ لیا تب انہیں گدی نشین کے روبرو پیش کر دیا گیا۔ انہوں نے گدی نشین کی خدمت میں نذرانہ پیش کر دیا دوسرے روز جب مسافروں نے ان دونوں کی پھر وہی حالت دیکھی تو گدی نشین سے جا کر شکایت کی تو انہوں نے جواب دیا۔ رات مجھے بڑے پیر صاحب ملے تھے وہ مجھ سے ناراض ہوئے اور کہنے لگے میرے مہمان میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانور ہیں ان سے مت تعرض کریں۔ چنانچہ جب لوگوں کو پتہ چلا کہ بڑے پیر صاحب نے یوں ان کا ذکر کیا ہے تو انہیں بھی بزرگ سمجھ کر لوگ ان کی زیارت کو جمع ہو گئے۔

ایسے ہی لکیر کے فقیر اندھے پیروکاروں کے بارے اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ﴾

''یہ لوگ جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں''

اب حضرت نے جانور تو تسلیم کر لیا دیکھئے اگلی منزل جو جانوروں سے بھی بدتر ہے اسے کب تسلیم کرتے ہیں۔

یہاں لوگ اور کیا کیا کرتے ہیں

دربار کے قریب ایک چھپڑ ہے، پہلے اس میں پانی کچھ صاف ہوا کرتا تھا اور مرد عورتیں یہاں نہایا کرتے تھے۔ عقیدہ یہ تھا کہ یہاں نہانے سے تمام جلدی بیماریاں خارش وغیرہ ختم ہو جاتی ہیں۔ نوچندی اور میلے کے دنوں میں رش زیادہ ہوتا اردگرد نوجوان لڑکے اور باقی لوگ کھڑے ہوتے اور یہاں نہانے والوں کا نظارہ کرتے اب اس چھپڑ میں شہر کا گندہ پانی جمع ہوتا ہے مگر اس کے باوجود بعض لوگ اب بھی اس میں نہانے سے باز نہیں آتے۔

اسی طرح بے اولاد لوگ دربار کے صحن کے درختوں کے اڑھائی پتے کھاتے ہیں یہ یقین کر کے کہ اب انہیں اولاد ملے گی۔ جس کا مرض لاعلاج ہو اس کے بارے مشہور ہے کہ وہ حضرت کے لیے جلنے والی آگ کی راکھ کھایا کرے۔

غرض ہم لوگوں نے یہاں یہ مشہور کر رکھا تھا اور اپنے مریدوں کا عقیدہ بنا دیا تھا کہ اللہ کی سلطنت بہت وسیع ہے۔ اس کا تخت آسمانوں سے بھی اوپر ہے۔ اکیلا وہ انتظام چلا نہیں سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بزرگوں کو زمین میں اختیارات دے رکھے ہیں اور وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے حالات سے اللہ کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ پیر کی خوشنودی اللہ کی خوشنودی ہے اور یہ جو مصائب آتے ہیں تو یہ بزرگوں کی ناراضگی کی وجہ سے ہی آتے ہیں چنانچہ انہیں راضی رکھنا چاہیے۔

مشرکین مکہ کا عقیدہ

یہ تو بعد میں معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ جو ہم نے اپنے مریدوں میں مشہور کر رکھا ہے مشرکین مکہ سے ملتا جلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرامین ملاحظہ کیجیے:

﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴾

''میرے رسول، ان سے پوچھو کون ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے سننے اور دیکھنے کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں؟ کون بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے۔ کون اس نظم عالم کی تدبیر کر رہا ہے؟ تو بول اٹھیں گے کہ اللہ کہہ دو پھر کیا تم (شرک کرنے سے) پرہیز نہیں کرتے۔''

اسی طرح دوسرے مقام پر اللہ نے مشرکین مکہ کے عقیدے کو یوں بیان فرمایا:

﴿ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ [لقمان:٢٥]

''اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے کہو سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہیں مگر ان میں اکثر جانتے ہی نہیں ہیں۔''

مشرکین مکہ یہ سب کچھ ماننے کے باوجود اپنی بزرگ پرستی کی دلیل کیا دیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے الفاظ ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمالیں اور آج کے لوگوں کی دلیلوں کو بھی سامنے رکھ لیں اور پھر دیکھیں کہ ان میں کیا فرق ہے:

﴿ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ﴾ [زمر:۳]

"اور وہ لوگ کہ جنہوں نے اللہ کے علاوہ مددگار بنا رکھے ہیں (وہ اپنے اس شرک کی دلیل یوں بیان کرتے ہیں) ہم ان کی عبادت تو نہیں کرتے مگر صرف اس لئے کہ وہ (بزرگ) اللہ تک رسائی کرتے ہوئے ہمیں اس کے قریب کردیں۔"

یہ تو تھا ان کا کہنا جبکہ ان کا عمل بھی ہمارے سامنے موجود ہے اور ان کے اس عمل پر اللہ کے رسول ﷺ کا ردعمل بھی موجود ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مشرکین کہا کرتے تھے اللہ تیری خدمت میں حاضر ہیں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، یہاں اللہ کے رسول ﷺ فرماتے تم پر افسوس ہے یہیں رک جاؤ۔ٹھہر جاؤ (مگر وہ مشرک اس کے بعد کہتے) مگر وہ شریک جو کہ تیرے ہی ماتحت ہے اور جس کا تو ہی مالک ہے اور جس چیز کا وہ (بزرگ) مالک ہے اور اس کا بھی (اے اللہ) تو ہی مالک ہے۔ مشرکین یہ الفاظ کعبے کا طواف کرتے ہوئے کہتے۔[مسلم]

میں مشرکین مکہ کے عقیدے سے کیسے تائب ہوا

ایک روز دربار میں بیٹھا تھا اچانک دروازے پر لوگوں کی آوازیں سنائی دیں ایک آواز یوں کان میں پڑی۔ وہابی ہے حضرت کی گستاخیاں کر رہا ہے، میں بھاگ کر دروازے پر گیا۔ لمبی سی داڑھی والا ایک مبلغ توحید کا وعظ کر رہا تھا۔ لوگوں کو دربار پر ہونے والے شرک سے باز کر رہا تھا اللہ کی عظمت بیان کر رہا تھا میں نے اسے روکا، وہ نہ رکا تو اسے دھکے دے کر ایک طرف کر دیا اور پھر مریدوں نے اسے مزید دھکے دے کر اور مار کر دربار کی حدود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نکال دیا۔

یہ واقعہ جو رونما ہو چکا تھا یہ بار بار میرے سامنے آنے لگا پھر یہ میرا چین اڑانے لگا۔ اس مظلوم مبلغ کی آواز ہر روز میرا پیچھا کرنے لگی۔ حتیٰ کہ میرا دل چاہنے لگا کہ وہ شخص ایک بار مجھے مل جائے تو اس سے معذرت کروں۔ مگر وہ شخص نہ جانے اللہ کا کون بندہ تھا کہ جو مجھے آج تک نہ مل سکا۔ بہر حال میں نے سوچا کہ یہ تبلیغی جماعت والا ہوگا۔

چنانچہ تبلیغی جماعت میں دلچسپی لینے لگا، ان کے افراد سے ملاقاتیں کرنے لگا۔ ان کے حلقوں میں چوری چھپے بیٹھنے لگا مگر تبلیغی جماعت کے لوگوں میں اس کردار کا مجھے کوئی فرد نظر نہ آیا جس کی مجھے تلاش تھی۔ جسے میں نے دھکے دیئے تھے جسے میرے مریدوں نے مارا تھا۔ آخر کار اپنے خیال کے مطابق تبلیغی جماعت والوں سے ایک درجہ اوپر دیوبندیوں سے رابطہ کرنے لگا کہ شاید وہ مجھے یہاں سے مل جائے کہ جس کی تلاش میں میں سرگرداں ہوں مگر یہاں بھی مراد پوری نہ ہو سکی اس دوران ہمارے مجاوروں کی قوم سے میرا ایک ہم قوم دوست منظور احمد حج کرنے گیا وہ واپس آیا وہاں کے حالات اس نے مجھ سے بیان کیے تو اہل حدیث حضرات کی تعریفیں کرنے لگا۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ شخص اہل حدیث مسلک اختیار کرنے والا ہے۔ میں نے فی الحال اسے ایسا کرنے سے روکا، دوسرے سال اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں خود حج کے لیے روانہ ہوا یہ ۱۹۷۴ء کی بات ہے۔ بحری جہاز کا سفر تھا جہاز میں شاہ کوٹ کے حاجیوں کے ساتھ ہی ڈسکے کے حاجیوں کا قافلہ تھا۔ یہ لوگ سب اہل حدیث تھے۔ ان میں ایک اہل حدیث عالم منیر احمد تھا جو صبح قرآن کا درس اور شام کو حدیث کا درس دیتا میں ان درسوں میں شامل ہونے لگا قرآن و حدیث کا یہ وعظ سن کر مجھے واضح طور پر محسوس ہوا کہ جس شخص نے ہمارے دربار پر وعظ کیا تھا۔ ان کے وعظ اور بیان توحید کا انداز ایک ہی جیسا ہے بہر حال اب واضح طور پر اہل حدیث حضرات سے کچھ انس سا محسوس ہونے لگا۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

تقلید سے تحقیق کی طرف

دو دن بعد ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ پہلے نماز طواف کے بعد ہم سب نے نفل نہ پڑھے کیونکہ یہ طواف بعد از نماز عصر ہوا تھا اور عصر کی نماز کے بعد نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ چنانچہ نماز عصر کے بعد ہم حنفی لوگ ہر طواف کے بعد نفل چھوڑ دیا کرتے تھے اور اہل حدیث پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز میں نے ایک اہل حدیث عالم سے طیش میں آ کر پوچھا۔ تم لوگ واقعی گستاخ رسول ﷺ ہو۔ حضور ﷺ عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور تم باز ہی نہیں آتے۔ اہل حدیث عالم نے میری یہ باتیں تحمل سے سنیں اور مشکوٰۃ شریف کی دو حدیثیں میرے سامنے رکھ دیں جن میں اللہ کے گھر کو اس ممانعت سے مستثنیٰ کر دیا گیا تھا۔ اب میں یہ دونوں حدیثیں اپنے حنفی علماء کے پاس لے کر گیا تو انہوں نے یہ کہہ کر دونوں حدیثوں کا انکار کر دیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان پر عمل نہیں کیا۔ لہٰذا وہ ہمارے لیے دلیل نہیں بن سکتیں کیونکہ ہم امام اعظم کے مقلد ہیں۔ یہ بات میرے دل پر پتھر بن کر گری اور میں نے سوچا کہ جن لوگوں کو میں گستاخ کہہ رہا ہوں وہ اپنی ہر بات پر حدیث رسول ﷺ کا حوالہ دیتے ہیں اور جو محب اور عاشق بنے پھرتے ہیں وہ اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کو ایک امتی کے عمل کا محتاج بنا رہے ہیں۔ بھلا اس سے بڑھ کر اور ظلم اور گستاخی کیا ہوگی۔ چنانچہ اس واقعہ نے میرے لیے تحقیق کا دروازہ واضح کر دیا اور پھر میں نے مکہ اور مدینہ میں جو پانچ ماہ قیام کیا تو یہ سارا عرصہ اس تحقیق میں ہی لگا رہا حتیٰ کہ اس تحقیق نے مجھے اس مقام تک پہنچا دیا کہ اب مجھے اہل حدیث مسلک کے قبول کرنے کا اعلان کر دینا چاہیے اور میں نے اپنے اللہ سے ہدایت کی خصوصی دعا کی اور بیت اللہ کے اندر حطیم میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مسجد ہے جو ساری کی ساری شیشے کی بنی ہوئی ہے۔ اس کے مینار آسمان کو چھو رہے ہیں اور بنیادیں دور تک زمین کی گہرائیوں میں بڑی مضبوطی کے ساتھ جمی ہوئی ہیں۔ جس کی مثال اللہ نے قرآن میں یوں بیان فرمائی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴾ [ابراهيم:٢٤]

"میرے پیغمبر آپ نے دیکھا نہیں اللہ نے کلمہ طیبہ کی مثال کیسے بیان کی جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو، اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔"

میں نے دیکھا اس مسجد میں لوگ نماز ادا کر رہے ہیں اور رفع الیدین کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ میں اس مسجد کے گرد پھر رہا ہوں۔ داخل ہونا چاہتا ہوں مگر راستہ نہیں مل رہا آخر کار میں نے مسجد کے اندر والے ایک نمازی سے پوچھا، دروازہ کدھر ہے؟ جواب ملا اس کے دروازے سے مشرک آدمی داخل نہیں ہو سکتا۔

قرآن میں اللہ مومنوں سے خطاب فرماتے ہیں:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ﴾ [توبه:٢٨]

"اے ایمان والو! بلاشبہ مشرک پلید ہیں لہٰذا یہ اس سال کے بعد احترام والی مسجد کے قریب بھی نہ جائیں۔"

اس کے بعد میں اچانک مسجد میں داخل ہو گیا اور وہاں نماز پڑھنے لگا اس کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں حطیم میں لیٹا تھا۔

شیطان کا جال

اب میں نے اہل حدیث ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا بلکہ دل تو موحد بن چکا تھا۔ اس دوران شیطان درباری زندگی کی پرتعیش بہاروں کے چھن جانے کا خوف دلانے لگا مستقبل کے خطرات سے ڈرانے لگا۔ دربار پر جو خزانہ کھلتا اور میں اس خزانے کی دولت، کرنسی سکوں اور نوٹوں کو تکڑی سے تولا کرتا تھا وہ منظر میرے سامنے آنے لگا۔ نیازوں اور شیرینیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلاوت کا مزہ مجھے یاد دلانے لگا اور یہ بات بھی یاد آئی کہ ہم نے کس محنت سے ان نیازوں کو رواج دیا حتیٰ کہ سکھوں سے شیرینی لینے کے لیے ہم لوگوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ سکھوں کے بڑے بابا گورونانک صاحب بھی ہمارے پیر کی دعا سے ہی وجود میں آئے ہیں اور ہماری یہ بات سن کر ہمارے دربار پر حلوے، کھیریں اور نیازیں اور زیادہ کثرت سے آنا شروع ہو گئی تھیں۔ اسی طرح کبھی برادری کا بت، رسم و رواج کا بت اور کبھی وہ جھوٹی عزت کے ختم ہونے کا خوف دلاتا۔ مگر میں نے تعوذ پڑھا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کیا اور اللہ کی توفیق سے عبدالرحمٰن موحد بن کر خلیل اللہ علیہ السلام کے بنائے ہوئے مرکز توحید بیت اللہ سے عقیدہ ابراہیم علیہ السلام لے کر واپس گھر لوٹا۔ (الحمدللہ)

جب گھر واپس لوٹا

گھر آیا لوگوں سے ملاقات ہوئی اب سب سے میری پہلی بات توحید پر ہوتی۔ جوں جوں توحید بیان کرتا گیا توں توں اپنے اور بیگانے سب مجھ سے نفرت کرتے گئے۔ جو کوئی مجھے دیکھتا، یا علی مدد کے نعرے بلند کرتا مجھے دیکھ کر شرکیہ کلمات دہراتا۔ بعض لوگوں نے میری مخالفت میں مجھ پر منشیات، قتل اور ڈاکے کے مقدمات قائم کر دیئے۔ شاہ کوٹ کے تمام مولویوں نے اپنے لاؤڈ اسپیکروں کا رخ میری طرف کر دیا۔ صبح کے وقت درس قرآن کی بجائے مجھے گالیاں دینے سے حضرت صاحب کی تقریر شروع ہوتی۔

میں نے کیا کیا

میرا گھر جو کہ دربار کے پڑوس میں مجاوروں کی آبادی میں تھا۔ میں نے اس کے ساتھ اللہ کی توفیق سے اللہ کا گھر تعمیر کر دیا اور اللہ کی توحید کا وعظ کرنے لگا تب میری مخالفت میں اور زیادہ شدت آ گئی اور پھر تو میرا یہ حال ہو گیا کہ جب کبھی مخالف مجھے گالیاں نہ نکالتے تو مجھے یہ خیال آنے لگتا کہ شاید حق بیانی میں مجھ سے کوتاہی ہو رہی ہے اور یہ سوچ کر کہ یہ تکالیف اللہ کی محبت اور اس کی توحید کو اپنانے اور بیان کرنے کی وجہ سے پیش آ رہی ہیں دل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرور ہو جاتا۔

مسجد بنانے کے کچھ عرصہ بعد مولانا محمد رفیق مدنپوری مرحوم کو ہم نے مسجد میں خطاب کی دعوت دی۔ لوگ دور دور سے چل کر آئے کہ شاہ کوٹ کی مسجد میں اہل حدیث کا پہلا جتماع ہو رہا ہے۔

اہل حدیث ہونے کے بعد ڈیڑھ سال تک تو میرا کوئی ساتھی نہ تھا بعد میں جب دعوت کا کام بڑھا تو اللہ نے کئی لوگوں کے دل پھیر دیئے۔

تب کچھ ہی عرصہ بعد اللہ کی توفیق سے چوہدری محمد ارشد ساہی صاحب نے ننکانہ روڈ پر ایک ایکڑ سترہ مرلے کا وسیع وعریض پلاٹ شہر کی انتہائی اہم جگہ پر حاصل کر لیا جہاں آج کل اللہ کی توحید کا ڈنکا بج رہا ہے۔ شہر کے وسط میں بھی نئی اہل حدیث مسجد بن چکی ہے۔ شاہ کوٹ کے مضافات میں بھی دعوت توحید پھیل چکی ہے۔ دھنوآنہ اور چک نمبر ۸ میں اہل حدیث مساجد بن چکی ہیں دو دوسرے دیہات میں مساجد بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ غرض جس علاقے میں اہل توحید کا نام ونشان نہ تھا آج الحمد اللہ وہاں توحید کی خوشبوئیں آرہی ہیں۔

آخر پر میں ایک کڑوی بات بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ شاہ کوٹ کی طرح نہ جانے کہاں کہاں دعوت توحید پھیلنے کی ایسی کئی داستانیں بکھری پڑی ہیں مگر ہماری اہل حدیث جماعتوں کو اس کا خیال تک نہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دعوت کے میدان کو ہم چھوڑتے چلے جارہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسلک کے حق ہونے کی نشانی ہے کہ اپنا آپ منوا کر خود ہی پھیلتا چلا جارہا ہے جبکہ ہماری جماعتوں کا منظم طریقے سے اس اہم کام میں عمل دخل نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ اگر یہی کام منظم طریقے سے جماعتی سطح پر کیا جائے اور نامراد جمہوری سیاست میں صلاحیتیں اور قیمتی سرمایہ برباد کرنے کی بجائے دعوت الی اللہ میں یہ سب کچھ خرچ اور صرف کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ ﴿یدخلون فی دین اللہ افواجا﴾ کا سماں بندھ جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیری مریدی کی عیاشیوں سے میدانِ جہاد کی کٹھنائیوں تک

یہ آپ بیتی ہمارے ایک نوجوان ہمت جواں عزم مجاہد بھائی حیدر شاہ کی ہے۔ جوانی کے سالہا سال پیری مریدی میں گزارنے والا یہ مجاہد کسی طرح راہ جہاد پر چلا پوری تفصیل آپ اس آپ بیتی میں پڑھ سکیں گے۔

تا کہ اہل عقل اس سے سبق حاصل کریں اور نوجوان اس پیر کی آپ بیتی پڑھ کر پیروں اور فقیروں کی اصلیت سے آگاہ ہوں اور پھر کشاں کشاں میدانِ جہاد کی طرف روانہ ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ خلوص نیت سے پڑھنے والے بھائیوں کے لیے اس میں بے شمار درس عبرت ہیں۔

میری اس داستان کا آغاز اس وقت ہوا جب میں زندگی کی اٹھارہ بہاریں دیکھ چکا تھا اسی اثناء میں گاؤں کے دو نوجوانوں سے میرے گہرے مراسم ہو گئے۔ وہ شراب نوشی اور جوئے کے دلدادہ اور علاقے میں بد معاشی کے لحاظ سے معروف تھے۔ جب میں بھی ان کی صف میں شامل ہو گیا تو بحث مباحثہ کے بعد یہ طے پایا کہ اپنے اس کام کی ترویج کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے علاقہ کے گدی نشین کو اپنا پیرومرشد پکڑ کر اپنے مفادات حاصل کریں اللہ کی قدرت کہ پیر صاحب ہم سے بھی پرلے درجے کے بھنگی تھے۔ پیری کا لبادہ اوڑھ کر نہ جانے ایک دن رات میں کتنے لوگوں کی عزت پر ڈاکہ ڈالتے نوجوان عورتوں کو اپنی بیٹیاں بنا لیتے اور پھر ان سے جو ہوتا سو کرتے بعض اوقات جب ایسے ہی ہیجان خیز مناظر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور ایک دوسرے سے سرگوشیاں کرتے تو پیر صاحب بڑے معصومانہ انداز میں فرماتے یہی تو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم میرے مرید بننے کے اہل بھی ہو کہ نہیں یہ میری کرامت تھی۔ میں نے جنوں کے ذریعے تمہاری آنکھوں پر پردہ ڈال کر یہ مناظر تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکھائے ہیں ابھی تو میری کرامتوں کی ابتداء ہو رہی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس میدان میں نووارد آدمی شروع شروع میں گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ تم بالکل نہیں گھبرایا کرو گے۔ ہم پیر صاحب کی ان باتوں سے مطمئن تو ہو جاتے لیکن جو مناظر ہم روزانہ نئے نئے انداز سے دیکھتے تھے وہ ہر وقت مجسم شکل میں ہمارے سامنے رہتے۔ اور ہمارے منفی جذبات کو بھڑکاتے رہتے۔ دوسری طرف ہمارے پیر صاحب کو اس مشغلہ کی اتنی لت پڑ چکی تھی کہ وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک آدمی روتا ہوا آیا کہ حضرت میری نوجوان بیٹی کو جنوں کی شکایت ہو گئی ہے۔ مجھ غریب پر نظر کرم کیجیے۔ حضرت اس کے گھر تشریف لے گئے ہم بھی ساتھ تھے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ پیر صاحب لڑکی کو دم بھی کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کچھ عجیب قسم کی حرکتیں بھی کر رہے ہیں۔ انہیں اللہ کا خوف مانع ہے۔ اور نہ گھر والوں کی شرم حائل ہے۔ ہمارے اوپر بھی نوجوانی تھی اور پھر چند سال حضرت کی مریدی اختیار کرنے کے بعد ہم نے اس میدان کو اپنی جنسی و مالی خواہشات کی تکمیل کے لیے مفید پایا۔ چنانچہ میں بھی پیری کا لبادہ اوڑھ کر حضرت صاحب کے راستہ پر گامزن ہو گیا۔ لیکن اس میدان میں ترقی کے لیے ضروری تھا کہ میں جگہ تبدیل کروں۔ چنانچہ پیری مریدی کا یہ چسکا مجھے لاہور لے گیا۔ وہاں مادھولال حسین اور علی ہجویری کا ملنگ بن کر میں نے پیری مریدی کی ابتدائی منزلیں طے کیں۔ جگہ جگہ بیٹھے ہوئے ملنگوں کی مجلس اختیار کرتا۔ ان کے مختلف کرتب دیکھتا، گندگی میں غرق جب سہانے مستقبل کی امیدیں ملا کر لوگوں کو لوٹتے، مرد اور عورتیں ایک دوسرے سے بڑھ کر گندگی میں لتھڑے ہوئے ان ملنگوں کے جسم کو چومتے اور ہاتھ مل کر پورے بدن پر ملتے تو فطری طور پر میرے دل میں یہ حسرت انگڑائیاں لیتی کہ جب یہ پاگل اور مرفوع القلم لوگ اس میدان میں قدم رکھنے کے بعد زندگی کے مزے لوٹ سکتے ہیں۔ ان کے ننگ تڑنگے جسم کو چوما جاتا ہے اور نذر و نیاز کی بارش کی جاتی ہے تو کیا میں اس قابل نہیں ہوں کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکوں عورتوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردیدہ بنانے اور ان سے مختلف مفادات حاصل کرنے کے تمام طریقے تھوڑی سی محنت کے بعد میں بھی سیکھ سکتا ہوں۔ پھر میں پیچھے کیوں رہوں نتیجتاً تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ میری گردن لمبی لمبی تسبیحوں اور دونوں ہاتھ لوہے کی چوڑیوں سے بھر چکے تھے اور میں پورے کا پورا پیر بن کر اپنے گاؤں واپس لوٹا۔ میری عادتوں میں سے ایک بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق نہ تھی لیکن لوگ مجھے اللہ کا اصل ولی کہتے اور دن رات میرے نام کی منتیں مانتے میں نے بھی اپنے اس کام کو منظم کرنے کے لیے احمد رضا خان بریلوی کی کتاب ''شمع شبستان رضا'' حاصل کی جس میں ہر قسم کے شرکیہ تعویذ جادو ٹونے وغیرہ درج تھے اب علاقے کی عورتیں میری شہرت میں مرکزی کردار ادا کر رہی تھیں۔

ایک آدمی کے بارے میں مجھے کہا گیا کہ اس کے یہاں اولاد نہیں ہوتی میں نے کتاب کھولی اس میں کافی دیر دیکھتا رہا پھر کہا کہ بھئی! اولاد کیسے ہو اس بدقسمت پر تو کسی نے نسل بندی کا جادو کر دیا ہے اس آدمی کو جب اس واقع کی اطلاع ملی گھبرایا ہوا میرے پاس آیا میں نے پیر صاحب کو خوش کرنے کی بات کی تو اس نے خون پسینے سے کمائے ہوئے دو ہزار روپے حاضر کر دیئے۔ میں نے تعویذ بنا کر دیا اور بھی کافی حربے استعمال کیے لیکن افاقہ نہ ہوا۔ تو میں نے کہا کہ یہ جادو میری پہنچ سے تو باہر ہے۔

کیونکہ یہ جادو تو بنگال کا معلوم ہوتا ہے اگر آپ پیر صاحب کا کرایہ برداشت کر لیں تو میں تمہارے لیے بنگال سے پیر صاحب کو منگوا دیتا ہوں۔ بقیہ خرچہ وہ خود برداشت کر لیں گے ہم فقیر لوگ کسی کا پیسہ کھانا حرام سمجھتے ہیں چھ ہزار روپے وصول کرنے کے بعد میں علی ہجویری کی قبر پر آیا اور یہاں ملاقات کا اہتمام کیا مجاور نے اپنے آپ کو بنگالی ظاہر کر کے دم کیا اور جاتا بنا۔ لیکن مرید کے گھر میں کافی عرصہ تک کوئی امید ظاہر نہ ہوئی اس بیچارے نے تگ و دو کر کے گوجرانوالہ میں ایک نئے پیر کو تلاش کیا اس کو میری داستان سنائی اس نے ہزاروں روپے بٹور کر میرا تعویذ اتار پھینکا اور اپنا پہنا دیا۔ مجھے جب اس واقعہ کا علم ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجائے اس کے وہ مجھے جھڑکتا میں نے اس کو خوب خوب جھڑکا اور کہا مردود! میں نے تیرے لیے چلہ کاٹا، بنگال سے پیر صاحب کو منگوایا سارے پاپڑ بیلے اب جب وقت قریب آیا تو تُو نے میرا تعویذ اتار پھینکا جا اب تیرے لیے پھٹکار ہے۔ اب آپ اندازہ کریں کہ کس طرح میں نے اس سے ہزاروں روپے بھی بٹورے اور الٹا اس کو جھڑکیاں سنا کر اپنے سے پرے بھی کر دیا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک عورت نے آ کر کہا حضرت کمائی بہت کرتے ہیں لیکن دن بدن ہاتھ پیچھے کو جاتا ہے میں نے ہمدردانہ لہجے میں کہا "بیٹی کسی نے جادو کر دیا ہے کسی دن آنا میں تعویذ بنا دوں گا وہ میری غرض کو سمجھ چکی تھی چند دن کے بعد حاضر ہوئی اور میری توقع سے زیادہ نذر و نیاز لے آئی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کا کام چل نکلا میں نے اپنا الوسیدھا کرنے کے لیے اسے ایک اور جھانسا دیا۔

میں نے کہا کہ غیرت مند لوگ دشمن سے انتقام لے کر رہتے ہیں۔ اگر تم میں غیرت کا مادہ ہے تو اپنے دشمنوں سے انتقام لے کر بیٹھنا ہوگا۔ عرض کی حضرت انتقام کیسے لیں میں نے کہا طریقہ میں بتا دیتا ہوں۔ انتقام تم لے لو آج شام حقہ کے لیے فلاں گھر آگ لینے جاؤ۔ لوہے کی سلاخ تمہارے پاس ہونی چاہیے، چولہے پر بیٹھ کر اس سلاخ کو ٹھونک کر اس کے نیچے تعویذ دے دینا پھر ایسے ہی ہوا۔

چند دنوں کے بعد میری داستانیں سنتے سنتے اس گھر والی بھی میرے شکنجے میں پھنس گئی میں نے کہا بیٹی پریشان کیوں ہو تمہارے چہرے سے معلوم ہو رہا ہے کہ کسی دشمن نے تم پر عمل کر رکھا ہے۔ یہ بات سن کر وہ توہم پرست عورت چونک اٹھی میں دل ہی دل میں اپنی کامیابی پر خوش ہوا اور کہا ہم اللہ والے لوگ ہیں۔

ہمیں ہر چیز کا علم ہے جھوٹ نہیں بولتے، جھوٹے پر اللہ کی ہزار لعنت ہمارا کام مخلوق کی بھلائی ہے لیکن جادو اتنا سخت ہے کہ اس کے لیے بہت محنت کی ضرورت ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ واویلا کرتی ہوئی گھر پہنچی طے یہ ہوا کہ پیر صاحب کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی جائے تاکہ یہ مصیبت ہم سے ٹل جائے اگلے روز اس کا غریب خاوند اپنی گائے بیچ کر میری خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے اپنا رعب وجلال برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے گھر جانے کی ضرورت نہیں یہیں بیٹھ کر سب کچھ کردوں گا۔ میں نے ایک شیشہ، ایک دیا، پانی کا ایک پیالہ اور شمع شبستان رضا نامی کتاب منگوائی کبھی دیئے کا عکس پانی میں ڈالتا کبھی شیشے میں کبھی آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر گنگناتا اور کبھی کتاب کی ورق گردانی کر کے سر ہلاتا الغرض ان کو ہر طرح سے بے وقوف بنا کر میں نے کہا "لو جی آپ کا کام ہو گیا" انہوں نے نذر و نیاز میری جیب میں ڈالی اور میں نے کہا کہ تمہارے گھر کے فلاں کونے میں ایک چولہا ہے اس چولہے کے درمیان میں لوہے کی ایک سلاخ دبی ہوئی ہے اس سلاخ کے بالکل نیچے ایک تعویذ ہے جاؤ اور اس کو اکھاڑ کر میرے پاس لاؤ یہ میرا کامیاب دھوکہ تھا جس کی بناء پر گھر گھر میں میرا چرچا ہو گیا اور دھڑا دھڑ عورتوں نے اپنی مراد پوری کروانے کے لیے میرے در پر حاضری دینا شروع کر دی۔

کافی عرصہ پیروں اور گدی نشینوں میں گزارنے کی وجہ سے میں ان کے اندرونی حالات سے بھی کسی حد تک واقف ہوا۔ میں نے جہاں انہیں بھنگی اور پرلے درجے کا دھوکے باز پایا وہاں ان میں ایک اور قدر مشترک بھی پائی آپ علی ہجویری کی قبر پر چلے جائیں۔ وہاں آپ کو کوئی ملنگ ایسا نہیں ملے گا جس نے چند بدقماش خواتین ایجنٹ مقرر نہ رکھی ہوں۔ وہ عورتوں میں گھل مل کر وہ کام کرتی ہیں جس کا آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ درباروں میں اکثر عصمت فروشی، اغواء اور جیب کترنے میں یہ خواتین بنیادی کردار ادا کرتی ہیں پھر ان میں سے بھی بعض نے محض چند داموں کے عوض اپنی عفت و عصمت کو داؤ پر لگایا ہوتا ہے۔ لہذا خاتون ایجنٹ کے بغیر میرا کام چلنا بھی محال تھا۔ چنانچہ میں نے گاؤں کی سب سے چالاک لڑکی کو اپنا ایجنٹ بنایا یہ وہی لڑکی تھی کہ جو کبھی میرے پاس تعویذ لینے آئی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ میں فلاں لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔اور جب برادری کی رضامندی سے ان کی شادی ہوگئی تو اس کو میری کرامت سمجھا گیا اور پھر میاں بیوی نے میری آ ئجنٹی کا خوب خوب حق ادا کیا ہر رات میں دونوں کو مختلف کرتب سکھاتا اور پھر سارا دن وہ اس کام میں مشغول رہتے میری خاتون ایجنٹ ابھی نئی نئی سکول سے فارغ ہوئی تھی۔تمام لڑکیوں سے اس کے گہرے مراسم تھے۔بس میرے اشارے کی ضرورت ہوتی وہ چند لمحات میں شکار کو پھنسا کر کامیاب لوٹتی صبح کو جب لڑکیاں سکول جا رہی ہوتیں تو وہ ان کے ساتھ ہو لیتی مجھ سے منسوب مختلف کہانیاں سناتی سہانے مستقبل کے خواب دکھاتی اور چند ہی لمحوں میں اسے اس بات پر آمادہ کر چکی ہوتی کہ اگر وہ اوّل پوزیشن حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے جلد از جلد پیر صاحب سے عمل کروالینا چاہیے۔

یہ ایک ایسا سبز باغ تھا جس کی ہر نفس کو آرزو ہوتی ہے اور پھر بغیر قیمت اور جب وہ اس معصوم لڑکی کو ساتھ لے کر میری درگاہ کی طرف آرہی ہوتی تو اس کو بتاتی کہ چونکہ جادو حرام ہے اس لیے ضروری ہے کہ وہ اور پیر صاحب دونوں حالت پالیدگی میں ہوں یہاں سے میری داستان ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو جاتی ہے کہ جب آج بھی اس کو یاد کرتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔زمین پھٹ رہی ہے میں اس میں دھنس رہا ہوں۔میں پھر اکثر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر شب کی تاریکی میں اپنے رب سے اس گھناؤنے جرم کی معافی مانگتا ہوں آج ایسے واقعات کی نقاب کشائی اس لیے کر رہا ہوں کہ میری ناصحانہ صدا ان لوگوں تک پہنچے جو ان پیروں کو رب سمجھے بیٹھے ہیں۔شاید یہ للکار میری ان عفت مآب بہنوں کے کانوں سے ٹکرائے جو اپنی ناموس کو چاک چاک کروانے ان درباروں اور مزاروں کا رخ کرتی ہیں اور یہاں بیٹھے ہوئے راہزنوں کو اللہ لوگ سمجھ کر ان کے فریب میں آتی ہیں شاید ان حقائق سے حکومت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو جائے اور وہ شرک اور بدعت عصمت فروشی و راہزنی کے ان سب سے بڑے اڈوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکھاڑ پھینک کر اللہ کی رحمتوں کی مستحق بنے۔ شاید کوئی میری اس داستان غم کو درباروں اور مزاروں میں بیٹھے ہوئے ملنگوں تک پہنچائے جس سے کوئی ایک ہی تائب ہو جائے تو میری آخرت سدھر جائے۔

الغرض یہ وہ زمانہ تھا جب ہر وقت مرد اور عورتیں میری خدمت کے لیے موجود ہوتے اسی زمانے میں ایک اہل حدیث بزرگ میرے پاس آئے دین کی باتیں بتائیں اور میرے اس مشن کو غلط کہا۔ اس وقت چونکہ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ راستہ غلط ہے۔ اس لیے میں نے ان کی دعوت توحید کے جواب میں ان کو گالیاں دیں پھبتیاں کسیں اور اولیاء کا گستاخ ہونے کی تہمت لگا کر ان کی بات سننے سے انکار کر دیا۔ تو اس پر بھی ہم نے ان کا مذاق اڑایا کہ یہ خود نجدی کافر اور کہتا ہمیں ہے کہ اللہ تمہیں ہدایت دے۔

میں نے خود ہی تعویذ ڈلوائے خود ہی نکلوائے اور غیب دانی کی کرامت دکھلا کر گائے کی نیاز ہضم کر گیا

بہر حال یہ سلسلہ اسی طرح جاری تھا دن کے پچھلے پہر میں شکار کر کے واپس آرہا تھا کہ مجھے کچھ باریش بزرگ ملے جن کے چہروں سے شرافت ٹپک رہی تھی۔ راستہ پر کھڑے ہو کر وہ کچھ دیر مجھے دین کی باتیں سناتے رہے ان کی باتوں سے زیادہ میں ان کے طرز کلام سے متاثر ہوا میرے دل کی دنیا بدل رہی تھی اللہ وحدہٗ لاشریک نے اس گناہ گار انسان کو ہدایت دینے کا ارادہ کر لیا تھا میرے وہم و خیال میں ایسا نہ تھا۔ کیونکہ میں تو پیری مریدی کو ہی زندگی کی معراج سمجھتا تھا کبھی یہ تک نہیں سوچتا تھا کہ دین بھی کوئی چیز ہے کہ نہیں اسلام کی تعلیمات کیا ہیں اور کیا وہ ایسی حرکات اختیار کرنے کا درس دیتا بھی ہے کہ نہیں لیکن آج خلاف معمول میں ان بزرگوں کی باتیں سننے مسجد پہنچ گیا۔ یہاں بھی انہوں نے مجھ پر کافی محنت کی اور مجھے اس بات پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ میں پتیم ...رائے ونڈ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزاروں۔ چنانچہ میں نے اس جماعت کے ساتھ چالیس دن گزارے انہوں نے مجھے چھ نمبر یاد کرادیئے جن کو وہ ہر جگہ بیان کرتے تھے۔ میں ان کے اخلاق اور للّٰہیت سے تو بے حد متاثر ہوا لیکن انہوں نے میرے عقیدے کی بگڑی ہوئی حالت کی طرف ہر چند کوئی توجہ نہ دی۔ مجلس میں صرف فضائل ہی بیان ہوئے، عقائد و مسائل کو بیان کرنے والا کوئی نہ تھا۔ وجہ یہ تھی کہ بیان کرنے والے اکثر و بیشتر خود مسائل سے ناواقف ہوتے تھے۔ اب میرے ذہن میں خدشات کی بھرمار تھی اور ان کے حل کرنے کی طلب تھی لیکن مجھے سوال کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اکثر اوقات میں سوچتا کہ اگر گردن میں تسبیح ڈال کر مجاوری کرنا سنت نہیں ہے تو اپنے کندھے پر بستر اٹھا کر دنیا سے بالکل بے نیاز ہو کر دین کی تبلیغ کو صرف چند باتوں تک محدود کر دینا بھی تو اسلام نہیں ہو سکتا۔ اسی اضطرابی حالت میں میرے چالیس دن مکمل ہو چکے تھے۔

لیکن اب مجھے دین اسلام کی صحیح صورت سے آشنائی کی لذت ایسی لگ چکی تھی کہ میرے ضمیر نے مجھے اپنے غلیظ علاقے میں جانے کی بجائے اس بزرگ کے پاس جانے پر مجبور کر دیا جو ماضی میں کئی دفعہ میری درگاہ پر حاضر ہو کر مجھے دین اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور جس کو میں جواباً گالیاں دیتا، تمسخر اڑاتا اور کافر کہنے سے بھی گریز نہ کرتا لیکن آج میری دنیا بدل چکی تھی پہلے مجھے اس سے انتہائی بغض تھا۔ آج اس سے زیادہ پیارا آدمی اور کوئی نہ تھا۔ اب میں ایک لمحہ کی تاخیر کیے بغیر ان کی خدمت میں حاضری کو اپنی سعادت سمجھ رہا تھا۔ کبھی کبھی یہ بات ذہن میں ضرور کھٹکتی کہ میں نے اس کو بہت تکلیف دی ہے لیکن ساتھ ہی مجھے خیال آتا کہ وہ بہت حلیم شخص ہے۔ وہ مجھے کبھی نہیں جھڑکے گا بلکہ میری سابق لغزشوں کو معاف فرما کر مجھے ضرور اپنے سینے سے لگا لے گا۔ پھر یہی ہوا جب میں ان کے گھر پہنچا تو میرے چہرے کی بدلی ہوئی حالت کو دیکھ کر اُن کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جب میں نے تبلیغی جماعت کا ذکر کیا تو فرمانے لگے کہ بھائی تبلیغی جماعت کے پاس خلوص، للّٰہیت،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہبانیت، اور دین کے چھ نمبر تو ہیں لیکن مکمل اسلام کی دعوت نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ فرمانے لگے میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں بس اس سے اندازہ کر لینا۔ دیکھیں! اگر تبلیغی جماعت کا ہر کام سنت رسول ﷺ کے مطابق ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی دس سالہ مدنی زندگی کا بیشتر وقت میدانِ جہاد میں گزارا ہے کیا آج تبلیغی جماعت والے ہاتھ کھڑا کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت عظیمہ کو بھی زندہ کیا ہو۔ آج افغانستان میں کیا کچھ نہیں ہو رہا۔ روسی فوجی ہماری افغانی بہنوں کی عزتوں کو دن رات تار تار کر رہے ہیں، ہمارے اپنے بھائیوں کے گلے کاٹ رہے ہیں۔ کیا اگر رسول اللہ ﷺ آج یہاں ہوتے تو وہ اپنی ان روحانی بیٹیوں کو یوں پامال ہوتا چھوڑ کر اس طرح تبلیغ کے لیے بستر اٹھا کر نکلتے ہرگز نہیں بلکہ ان کی تو شان یہ تھی کہ وہ ایک مومن کی کفار کے ہاتھوں موت کی خبر سن کر چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مر مٹنے کی بیعت لیا کرتے تھے۔ اس لیے یہ مکمل اسلام نہیں مکمل اسلام چھ نمبر نہیں ہیں بلکہ پوری کتاب و سنت ہے جس پر آج صرف اہلحدیث گامزن ہیں اور انہی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے آج افغانستان کے سنگلاخ پہاڑوں میں دشمن اسلام سے ٹکرانے کے لیے ڈیرے ڈالے بیٹھے ہیں۔ اس لیے میرے بھائی اگر یہ بستر اٹھانا نبوی منہج تھا تو ہمارے اسلاف نے اس پر تلوار کو فوقیت کیوں دی۔ کیوں وہ بستر اٹھا کر شہر شہر اور گلی گلی نہ چلے میرے نزدیک پہلے لوگوں کے عقیدے درست کیے اور پھر ان کو میدانِ جنگ میں اتار کر کندن بنا لیا جائے۔ نبی محترم کا یہی اُسوہ حسنہ ہے۔ اس بزرگ کی یہ بات میرے دل کی کایا پلٹ چکی تھی۔ اور محسوس یوں ہو رہا تھا کہ اب میں تصوف کی تمام بیڑیاں اتار کر اللہ کے دین کا مجاہد بن جاؤں گا۔ اِدھر رمضان المبارک نے آن ڈیرے ڈالے۔ میں اعتکاف بیٹھ گیا۔ یہ بزرگ دین کی تڑپ لیے روزانہ میرے پاس آتے، مجھے جہاد کی حدیثیں سناتے اور افغانستان کے پرسوز واقعات سے میرے جذبات کو بھڑکاتے۔ اعتکاف کی حالت میں مجھے یہ خواب آئی ہے کہ میں افغانستان میں دشمن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاد کر رہا ہوں۔ دشمن کے گولے مسلسل میری طرف آتے اور اِدھر اُدھر سے گزر جاتے ہیں، میں بھی اللہ کا نام لے کر دشمن پر فائر کر رہا ہوں۔ اگلی صبح کو جب میں بیدار ہوا تو مجھے دو راستوں میں سے اب ایک کو اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ ایک طرف علاقے کی ایک نہیں بے شمار عورتیں میری دلدادہ، جانثار، اور ہر خواہش کو پورا کرنے والی میرے اردگرد نذر و نیاز کی بہتات اور دنیا کی ہر برائی پیری کا لبادہ اوڑھ کر میں کر سکتا تھا۔ دوسری طرف ان تمام خواہشات نفسانی کو ٹھوکر مار کر جہاد ایسے ہر صعوبت مشن کو سینے سے لگانا تھا، اس راہ کا راہرو بننا تھا جس میں پھولوں کے ہار نہیں کانٹوں کے خارزار ہوتے ہیں جس میں اپنی ہر خواہش کو دبا کر اللہ وحدہٗ لاشریک کی رضا کی تکمیل کرنا ہوتی ہے۔

ظاہراً یہ راستہ مشکل ترین راستہ تھا لیکن حقیقت میں میری بلکہ پوری نوعِ انسانی کی کامیابی و کامرانی اس راہ کو اختیار کرنے سے ہی ممکن تھی۔ لہٰذا آج میں پیری کے بھیس میں ہونے والی تمام برائیوں سے تائب ہو کر راہِ جہاد ایسے عظیم مشن کو اپنے سینے سے لگانے کا عزم کر چکا تھا۔

میں اس بزرگ کے ساتھ تقویۃ الاسلام لاہور پہنچا۔ یہاں رابطہ علمائے اہلحدیث کا اجلاس ہو رہا تھا۔ چونکہ قدرتی طور پر میں ایک پاؤں سے معذور تھا۔ اس لیے بعض مجاہدین نے مجھے نہ بھیجنے کی سفارش کی۔ میں اپنے دل میں ڈر بھی رہا تھا اور نہ جانے اپنے رب سے کتنی دعائیں کر رہا تھا کہ میری دعاؤں کو باری تعالیٰ نے خلعتِ قبولیت سے نوازا اور بالآخر اللہ کی توفیق سے مجھے جہاد کے لیے جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ تین آدمیوں پر مشتمل یہ قافلہ افغانستان روانہ ہوا۔ ہمارا یہ سفر بھی کتنا عجیب تھا جب ہم زبان سے اللہ کا ذکر کرتے دل سے نہ جانے اپنے رب کے حضور قسم قسم کی دعائیں کرتے۔ اپنے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگتے اور دشمنِ اسلام سے ٹکرا جانے کا عزم کرتے جا رہے تھے۔ اسلام آباد اور پشاور کچھ دیر قیام کرتے ہوئے ہم جاجی کے لیے روانہ ہوئے۔ کچھ سفر تو عرب ساتھیوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گاڑی پر کیا اور آگے طویل اور دشوار گزار سفر پیدل کرنا تھا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ایک معذور آدمی پھر رات کی گھٹا ٹوپ تاریکی پھر پتھروں سے اٹا ہوا نا معلوم راستہ پہاڑوں کی ڈرونی آوازیں، جنگلی درندوں کا خوف، لیکن اس کے باوجود جذبہ جہاد لیے ہم چلے جا رہے تھے۔ جب ہم جاجی چھاؤنی میں پہنچے تو رات آخری سانس لے رہی تھی۔ عیسیٰ مجاہد پہاڑ کے ایک انتہائی اہم پتھر کی اوٹ میں کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔

پہاڑ کی اوٹ میں چودہ نفوس محو استراحت تھے۔ قریب قریب انسانی آبادی کا کوئی تصور نہ تھا یہاں اطلاع مل چکی تھی کہ آج پشاور سے مجاہد آ رہے ہیں۔ جونہی ہم چھاؤنی میں داخل ہوئے تو مجاہدوں نے اٹھ کر ہمارا پُر جوش استقبال کیا۔ اب یہ پہاڑوں کی چٹانیں میرا اصل مسکن تھیں۔ دنیا کی خواہشات کے تمام جذبات اپنی موت مر چکے تھے۔ طاہر عبداللہ صاحب ہمارے امیر تھے جو دن رات عقیدہ کی درستگی، ایمان کی پختگی، عمل کی اصلاح اور عملی جہاد کے بارے میں ہماری راہنمائی فرماتے۔ ہمیں اسلامی دعائیں سکھائی جاتیں۔ یہاں ہم چودہ ساتھی والدین سے ہزاروں میل دور بہن بھائیوں سے الگ تھلگ تھے لیکن چودہ کے چودہ ایک دوسرے پر جان نچھاور کرتے تھے۔ مہر و وفا کی شرینی اور خلوص و محبت کی چاشنی میں جو میں نے پہاڑوں کی چٹانوں میں بسیرا کرنیوالے ان مختلف علاقوں اور ملکوں سے آئے ہوئے مجاہدوں میں دیکھی کسی اور جگہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ امیر محترم ایک ساتھی کو کوئی کام کہتے تو ہر ساتھی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کام کو میں کروں تو کتنا ہی اچھا ہو۔ ہمارے دل موم کی طرح نرم ہو چکے تھے، نماز مغرب کے بعد امیر محترم جہاد کے موضوع پر درسِ حدیث دیتے۔ ایک ایک بات کرنے کے بعد ان کی آنکھوں سے موسلا دھار آنسو گرتے۔ ان کی بات میں اتنی تاثیر ہوتی کہ ہم میں سے ہر ساتھی آہیں بھر بھر کر روتا۔ قبر اور جہنم کی باتیں سنائی جاتیں وہ منظر پیش کیا جاتا جو آخرت کے دن مجرموں سے پیش آنا ہے تو ہر طرف سے غیر ارادی طور پر سسکیاں شروع ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی بار رائگ تھلگ بیٹھتا یا پہاڑ کی اوٹ میں پہرہ دے رہا ہوتا تو اپنی سابقہ اور موجودہ زندگی کا موازنہ کرتا۔ پہلے دن کے وقت لوگوں کو فریب دیتا تھا۔ اب مخلوق خدا پر ستم کرنے والوں کا مقابلہ کرتا، پہلے شرک و بدعت میں غرق تھا، اب اللہ کا ذکر کرتا اور اس کی کبریائی میرے دل و جاں کی رفیق ہوتی، رات کی تاریکی میں جب ساری دنیا سو چکی ہوتی میں چپکے سے کھڑا ہوتا، اللہ سے توبہ واستغفار کرتا کبھی سجدے میں گرتا، کبھی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر اپنے رب سے اپنے سابقہ گناہوں کی معافیاں مانگتا۔ یہاں مجھے اسلام کی صحیح لذت محسوس ہوئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ آدمی اسلام میں پورا پورا داخل ہو جائے تو اس کی حالت یہی ہو جاتی ہے۔ پھر یہیں پر میں نے اور میرے دوسرے تمام ساتھیوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اللہ اس راستے کو ہم نے صحیح پایا ہے آج ہم اپنی زندگیوں کو اس مشن کی ترویج کے لیے وقف کرتے ہیں۔ اسی پر زندہ رہیں گے اور اگر موت آئے گی تو اسے مشن پر آئے گی۔ ان شاء اللہ

ایک رات پہرے کے دوران اچانک دشمن نے مجھ پر فائرنگ کر دی۔ گولیاں دندناتی ہوئی میرے اردگرد سے گزر رہی تھیں لیکن میرا بال بیکا نہ کر سکیں۔ جواباً ہم نے بھی فائرنگ کی اور پھر تمام ساتھی ساری رات جاگ کر مورچوں میں پہرہ دیتے رہے۔

ایک مہینہ ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد میں واپس پاکستان آیا لیکن اب میرا دل افغانستان کے ساتھ معلق ہو چکا تھا۔ چند دن بعد بنگہ بلوچاں میں دوسرا تربیتی اجتماع ہوا۔ اجتماع کے فوراً بعد میں ایک بڑے قافلے کے ساتھ پشاور سے ہوتا ہوا خیوہ پہنچا۔ خیوہ میں ہماری قرارگاہ تھی ایک دن ناشتہ کے بعد ہم آٹھ دس ساتھی آرام کر رہے تھے کہ یکا یک ہم سے پانچ فٹ کے فاصلے پر جہاز نے ایک زبردست بم گرایا۔ ہمارے اور بم کے درمیان صرف ایک دیوار حائل تھی۔ بم اتنا زبردست تھا کہ اس کے ٹکڑوں نے ہر طرف تین تین سو میٹر تک درختوں کی شاخیں کاٹ کر رکھ دیں۔ زمین میں زبردست کھڈ پڑ گیا۔ ایسے محسوس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ اتنے زبردست زلزلے سے قرارگاہ منہدم ہو جائے گی۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ سے تمام مجاہدوں کو محفوظ رکھا۔ اس معجزانہ واقعہ کے بعد ہم آپس میں کہنے لگے کہ اگر یہ دیوار حائل نہ ہوتی تو شاید ہم میں سے کوئی نہ بچتا۔ قاری خلیق الرحمٰن صاحب یہ بات سن رہے تھے انہوں نے تمام ساتھیوں کو اکٹھا کیا اور کچھ اس طرح مخاطب ہوئے۔

میرے عظیم مجاہد بھائیو! ہم نے اللہ کی رضامندی کے لیے اپنے گھروں کو خیرباد کہہ کر یہاں ڈیرے ڈالے ہیں۔ یہاں ہمارا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے۔ مومن کا جب ایمان پختہ ہو جائے تو پھر وہ اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتا۔ آج دشمن کے پاس طیارے میں ٹینک ہیں، بم د میزائل اور دنیا کو تباہ کرنے کی ہر چیز میسر ہے اس کے مقابلے میں ہمارے پاس صرف جذبہ ایمان ہے آپ دیکھ لیں یہ جذبہ پھر کس طرح دشمن کی کمر توڑ رہا ہے کیا وجہ ہے آج میں نے تمہارے منہ سے کچھ عجیب سی باتیں سنی ہیں، تمہارے عقیدے میں اتنی کمزوری کہاں سے آگئی اور تم نے کیسے کہہ دیا کہ اگر یہ دیوار ہمارے اور بم کے درمیان حائل نہ ہوتی تو آج ہم میں کوئی نہ بچتا۔ میرے بھائیو! اللہ کی قسم ہے اگر یہ زبردست بم ہمارے سینے کے اوپر آکر گرتا تو پھر بھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکتا جب تک اللہ وحدہٗ لاشریک نے ہمیں محفوظ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قاری صاحب کا یہ بیان اتنا مؤثر تھا کہ ہمارے اندر غیر اللہ سے بے خوفی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی تھی اور ہم اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ جس نے ہمیں اس خوفناک دھماکہ سے بھی معجزانہ طور پر محفوظ رکھا چونکہ میں اپنی زندگی کو اب جہاد کے لیے وقف کر چکا تھا اس لیے افغانستان میں جس محاذ کو بھی میں نے اپنے لیے ضروری خیال کیا وہیں پہنچا لیکن میرا زیادہ وقت جلال آباد اور خوست کے محاذوں پر گزرا۔ طورخم کے بارڈر پر میری ڈاکٹر عبداللہ عزام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ملاقات بھی ہوئی جو اپنے بچوں سمیت محاذ پر جا رہے تھے میں بھی ان کے ساتھ ہو گیا اور ہم کچھ دن اکٹھے ایک ہی محاذ پر رہے۔

کئی سال سے افغانستان میں ہماری جدوجہد جاری ہے اور میں نے اپنے رب سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ اب دنیا سے کفر کا خاتمہ کر کے دم لیں گے۔ ہمارے حوصلے بلند ہیں ہمارے عزم پختہ ہیں، جب اللہ کی رضامندی نازل ہوئی، افغانستان و کشمیر فتح ہوئے تو ہمارا اگلا ٹارگٹ ثمرقند بخارا اور دہلی ہوں گے اور اگر خدانخواستہ افغانستان و کشمیر ہماری زندگی میں فتح نہ ہو سکے تو ہم بزدل قوم نہیں ہیں۔ جہاں پہلے گیارہ سال دشمن کو ناکوں چنے چبائے اور کمیونزم کو نیست و نابود کیا ہے آئندہ بھی پہاڑوں کی یہی چٹانیں ہمارے مسکن ہوں گی۔ ہم طوفانوں سے لڑنا اور بجلیوں سے کھیلنا سیکھ چکے ہیں اور آئندہ بھی ہر طاقت سے ٹکرانے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

اس راہ میں جو سکون مجھے ملا، شاید زندگی کے کسی اور میدان میں نہ ملتا۔ کہاں پیری مریدی کی عیاشیاں کہاں جہاد کی کٹھنائیاں اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو اپنے اس بھولے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ میری آخری آرزو شہادت ہے، آخری ضرورت ایک ایسے بیٹے کی پیدائش ہے جو ہمارے بعد گولیوں کی بارش اور بم و میزائل کے سائے میں کھیل کر کفر کی لاش میں آخری کیل ٹھونکے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری (سورۃ یوسف 12/40) کنزالایمان ص ۳۶۰

کیا ہمارے لئے اللہ کافی نہیں؟

داتا، غوثِ اعظم، گنج بخش، مُشکل کُشا، دستگیر، غریب نواز سب خالق کی صفات ہیں۔ بعض لوگ اِن صفات کو مخلوق میں تلاش کرتے ہیں۔
اِس حقیقت پر قرآنِ مجید کی گواہی سُنیئے، پڑھیئے، سمجھیئے اور اپنے عقائد کی اِصلاح کیجیے:

تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے (نوح 71/13) کنزالایمان ص ...

غوثِ اعظم

سب سے بڑا فریاد سننے والا

یا وہ لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے
برائی اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی
اور خدا ہے، بہت ہی کم دھیان کرتے ہو۔

(النمل 27-62) کنزالایمان ص ۴۹۵

مُشکل کُشا

تمام مشکلیں حل کرنے والا

اور اگر تجھے اللہ کوئی برائی پہنچائے
تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں
اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے

(الانعام 17/6) کنزالایمان ص ۱۶۷

داتا

سب کچھ دینے والا

اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے
جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے
یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے
بے شک وہ علم و قدرت والا ہے

(الشوریٰ 42/49-50) کنزالایمان ص ۶۲۳

گنج بخش

خزانے بخشنے والا

اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے
مگر منافقوں کو سمجھ نہیں

(منافقون 63/7) کنزالایمان ص ۷۲۳

بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے

(آلِ عمران 3/37) کنزالایمان ص ۶۹

غریب نواز

غریبوں کو نوازنے والا

تم سب اللہ کے محتاج اور اللہ ہی بے نیاز ہے
سب خوبیوں سراہا

(فاطر 35/15) کنزالایمان ص ۵۱۶

دستگیر

مصیبت کے وقت تھامنے والا

اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے
لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے پھر جب ہم اس کی
تکلیف دور کر دیتے ہیں چل دیتا ہے گویا کبھی
کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا
یوں ہی بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والے
کو ان کے کام

(یونس 10/12) کنزالایمان ص ...

توجہ فرمائیں
قارئین کرام تمام آیات کا ترجمہ
(کنزالایمان) فی زمن القرآن نمبر 65,67,68
از قدرت اللہ ... سے لیا ہے

اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی
کنزالایمان ص ۳۳۲ (الحج 22-74)

قرآن مجید کی گواہی سے معلوم ہوا کہ اسباب کے بغیر داتا، مشکل کشا، دستگیر، غریب نواز، گنج بخش اور غوث اعظم صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے لہٰذا جب بھی دعا مانگو یا مدد کے لئے غائبانہ پکارو تو صرف اللہ ہی کی طرف رجوع کرو۔